دعوة الحق

طبع في سنة ١٣٠٠ه

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ تعالیٰ وتبارک حق حمدہ والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد وعلی آلہ وصحبہ من بعدہ اما بعد امام حجۃ الاسلام ابو حامد محمد بن محمد غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ نے رسالہ بدایۃ الہدایۃ میں تین اقسام لکھی ہیں ایک قسم آداب طاعات میں دوسری قسم ترک معاصی میں تیسری قسم مخالطت خلق میں یہ قسم اخیر جامع جمیع معاملات عبد ہمراہ خالق و خلق کے ہی اس رسالہ میں ترجمہ قسم اول متالہ مذکورہ کا کیا گیا ہے کیونکہ بیان مفصل اسکا رسائل جداگانہ میں شائع ہو چکا ہے جیسے حضور الشمس و بذل المنفعۃ و تعلیمات نماز و روزہ و نحو ہا مگر قسم دوم و سوم کا بیان اس نہج خاص پر نہیں آیا

اگرچہ مطاوی فحاوی کتاب لسان العرفان سی مطالب قسم دوم اور کتاب
مکارم الاخلاق سے آداب واخلاق قسم سوم کے بہی معلوم ہوسکتے ہین
لہذا یہ ترجمہ اولاً واسطی افادۂ ذات خاص خود وثانیاً واسطی افاضۂ جامۂ
عباد مومنین کی عجالۃً لکہا گیا اب جو کوئی اس بیان حق ترجمان کو مناسب
اپنے نفس کی پاوی اور اپنے دل کو طرف اوس کی مائل اور عمل کرنے
مین راغب دیکہے تو جان لی کہ وہ ایک ایسا بندہ اللہ کا ہے جس کی دل
کو اللہ نی نور ایمان سی منور کردیا ہے اور اوسکا سینہ واسطی اسلام کے
کہولدیا اور سمجہ لی کہ اس ہدایت کے لیی ایک نہایت ہے اور اس نہایت
کی پیچہے اسرار واغوار وعلوم ومکاشفات ہین جن کا ذکر احیاء وکیمیاء
منہاج العابدین وغیرہ مین لکہا ہے اب تحصیل مین اس حالت سعیدہ کی
مشغول ہو اور اگر اپنی نفس کو دیکہے کہ وہ عمل کرنی کو ان وظائف پر قلیل
جانتا ہی اور اس فن کو منجملہ علوم کے ترک کرتا ہے اور اوسکا جی یہ کہتا ہے
کہ یہ فن تجہکو محافل علماء مین کیا نفع دیگا اور کب تجہکو اقران ونظائر پر مقدم
کریگا اور مجالس امراء ووزراء مین کیا تیرے منصب کو بلندی بخشیگا کہ
تجہکو صلہ ورزق وولایت اوقاف وقضاء وافتاء ملی تو جان لی کہ شیطان
نے اوس کو اغوا کیا ہی اور منقلب مثوی کو اوس کی دل سے بہلا دیا تو
اسے چاہیے کہ اپنی طرح کا ایک شیطان تلاش کرے کہ وہ اسکی ایسی چیز

سکہاتی جس کو نافع اور موصل الی المراد گمان کرتا ہی اور سمجہہ لی کہ اس حالت بدین محل کی اندر ہی اوس کی لیئے ملک ستان ہوگا قریہ و شہر کا کیا ذکر ہے اور پہر اوس سی وہ ملک مقیم و نعیم دائم جو کہ جوار رب العالمین مین ہی فوت ہوجاویگا والسلام

مقدمہ بیان مین تحصیل علم کے

جو شخص اقتباس علم پر حریص و مقبل ہے اور اوسکا نفس صدق رغبت اور فرط تشنگی کا طرف علم کے اظہار کرتا ہے اگر مقصد اوسکا اس طلب علم سے یہی ہی کہ وہ منافست و مباہات اور تقدم اقران پیدا اور استمالت لوگون کے دل کی طرف اپنے اور جمع کرنی حطام دنیا و ساز و برگ اس سینجی سرا کا خواہان ہی تو وہ جان لی کہ مین اپنے ہدم دین اور ہلاک نفس مین ساعی و سرگرم ہون اور آخرت کو دنیا کی عوض مین بیچ کرتا ہون یہ نقد اوسکا خاسر اور یہ تجارت اوس کی بائر ہے اور اوسکا معلم اوس کی عصیان پہ معین اور اوس کی خسران مین شریک ہی اس شخص کی ایسی مثال ہے جیسے کوئی شخص کسی رہزن کی ہاتہ تلوار بیچے حدیث مین آیا ہی من اعان علی معصیة ولو بشطر کلمة کان شریکا له فیها اور اگر مقصد اسکا یہ ہی کہ مین درمیان اپنی اور اللہ تعالی کے خلق کو اس لیئے طلب کرتا ہون کہ مجہے ہدایت نصیب ہو نہ مجرد روایت تو ایسے شخص کو اس بات کا

ثمرہ ہی کہ اوس کی لیی جب وہ چاہتا ہے تو فرشتے اپنے پر بچہاتی ہین
اور دریا کی مچھلیان اوس کی لیی استغفار کرتی ہین لیکن ہر شخص سے
پہلی یہ جان لینا چاہیے کہ وہ ہدایت جو علم کا ثمرہ ہے اوس کی لیی
ایک بدایت و نہایت اور ظاہر و باطن ہے نہایت تک جب ہی پہونچیگا
کہ بدایت کو استوار کرلیگا اور باطن پر اوسی وقت اطلاع ہوگی کہ جب
ظاہر پر قوت حاصل ہوگا اس جگہہ بدایت ہدایت کی طرف اشارہ کیا جاتا
ہے تاکہ ہر شخص اپنی نفس کا تجربہ اور اپنے دل کا امتحان کرلی اگر دل کو
طرف اوس کی مائل اور نفس کو اوسکا مطاوع اور قابل پائی تو پھر طرف
نہایات کی جہانکے اور بحار علوم مین تغلغل کری اور اگر دل کو سامنے اوسکی
سوف یعنی تاخیر کرنیوالا اور عمل کرنی مین موجب اوس کی مماطل یعنے
دیر لگانی والا پائی تو جان لی کہ یہ نفس اوسکا جو طالب علم ہے نفس امارہ
بالسوء ہی اور وہ اسکی اطاعت شیطان لعین سے کہڑا ہوا ہے تاکہ اوس کو
غرور شیطان کی رسی مین لٹکائے اور مکر ابلیس سے درجہ بدرجہ مغاک
ہلاک مین اوتاری اور مقصد اوسکا یہ ہے کہ اوسپر رواج شر کا معرض خیر مین
دی تاکہ یہ اون لوگون مین جا ملی جو اعمال مین بڑے خاسر و نامراد ہین
قل هل ننبئكم بالاخسرين اعمالا الذين ضل سعيهم في الحياة الدنيا
وهم يحسبون انهم يحسنون صنعا اور اس وقت مین شیطان اس

شخص بر فضل علم و رتبۂ علما کی تلاوت کرتا ہی اور جو اخبار و آثار اس باب مین آئی وہ بیٹہکر سنا تا ہے اور اس حدیث سے غافل کر دیتا ہے من ازداد علماً ولم یزدد هدیً لم یزدد من الله الا بعداً اور نیز اس حدیث سے اشد الناس عذابا یوم القيامة عالم لم ينفعه الله بعلمه حالانکہ خود حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا کرتے تھی اللھم انی اعوذ بك من علم لا ینفع وقلب لا یخشع وعمل لا یرفع ودعاء لا یسمع حدیث مین آیا ہی کہ شب معراج مین میرا گذر ایسی اقوام پر ہوا کہ جن کی لب بمقراض آتش سے کترے جاتے تھے مینی کہا تم کون ہو کہا ہم لوگون کو حکم خیر کا کرتے تھے اور خود وہ خیر بجا لاتی اور شر سے منع کرتی تھے اور خود وہی کام کرتے

واعظان کین جلوہ بر محراب و منبر میکنند — چون بخلوت می روند آن کار دیگر میکنند

اس لیی اے مسکین تجھکو یہ چاہیے کہ تو تنزویر شیطان مین نہ آوے بیس ابلیس سے دہوکا نکہا کہ وہ اپنے غرور کی رسی مین تجھکو لٹکاتی اور دام فریب مین پہانس لی جاہل جس کو علم نہین ہے اوس کی لیی ایک بار ویل ہی اور عالم کی لیی جو عمل نہین کرتا ہے ہزار بار ویل ہی

مراتب طلب علم

لوگ طلب علم مین تین حال پر ہین ایک وہ شخص ہے جسنے علم اس لیے طلب کیا ہے کہ اوس کو زاد معاد ٹہرا نی او مقصود اوسکا کچھ نہین ہے

مگر یہی ذات خدا اور دار آخرت سو ایسا شخص منجملہ فائزین کے ہی دوسرا
وہ شخص ہے کہ اوسنے علم کو واسطی استعانت کی حیات عاجلہ پر اور واسطے
حصول عز و جاہ و مال کی طلب کیا ہے اور وہ اس بات کو جانتا ہے
اور اپنے دل مین رکاکت اپنی حال کی اور خست اپنے مقصد کی دریافت
کرتا ہے سو ایسا شخص منجملہ مخاطرین کی ہے اگر اس کی موت نے توبہ سے
پہلی جلدی کی تو اوسپر خوف سوء خاتمہ کا ہے اور معاملہ اوسکا خطر مشیت
مین پڑا ہوا ہے اور اگر اوس کو توفیق توبہ کی قبل حلول اجل کے مل گئی
اور اوس نے علم کی ساتھہ عمل بھی ملا لیا اور جو خلل واقع ہوا تھا اوس کا
تدارک کر لیا تو وہ فائزین مین جا ملیگا کیونکہ حدیث مین آیا ہے التائب
من الذنب کمن لا ذنب لہ تیسرا وہ شخص ہے کہ شیطان کا تسلط اوسپر
ہو گیا ہی اور اوسنے اپنی علم کو ذریعہ تکاثر مال و تفاخر جاہ و تعزز بکثرت
اتباع ٹھیرایا ہے وہ علم کے ذریعہ سے ہر مدخل مین داخل ہوتا ہے اس
امید پر کہ اپنا مطلب دنیا سے نکالے معہذا اوس کے نفس مین یہ بات مضمر ہے
کہ وہ نزدیک اللہ کی صاحب مرتبہ ہی کیونکہ متسمت بسمت علماء ہی اور زی
و منطق مین ہم رسم اہل علم ہے حالانکہ ظاہرا و باطنا دنیا پر اوندہا ہو رہا ہے
سو ایسا شخص منجملہ ہالکین اور حمقاء مغرورین کے ہے کیونکہ اوس کی توبہ
سے امید منقطع ہی اس لیے کہ وہ آپکو منجملہ محسنین کی گمان کرتا ہے اور اس

قول حق تعالی سے غافل ہی یا ایہا الذین امنوا لم تقولون ما لا تفعلون
اور یہ شخص اون لوگون مین سے ہے جن کے حق مین حضرت نے فرمایا ہے
انا من غیر الدجال اخوف علیکم من الدجال فقیل ما ہو یا رسول اللہ
فقال علماء السوء یہ اس لیی کہ دجال کی غایت اضلال ہی اور ایسا
عالم جسکا یہ حال ہی اگرچہ وہ لوگون کو دنیا سے اپنی زبان و مقال سے
پھیرتا ہے لیکن اپنی اعمال و احوال سے لوگون کو طرف دنیا کے بلاتا ہے
ولسان الحال افصح من لسان المقال وطباع الناس الی المشاہدۃ فی الاعمال
امیل منہا الی المتابعۃ فی الاقوال تو جتنی تباہی و خرابی اس مغرور نے
اپنے اعمال سی کی ہے وہ اصلاح بالاقوال سی بہت زیادہ اور کہین بڑھکر
ہے کیونکہ جاہل کو رغبت فی الدنیا پر جرأت نہین ہوتی ہے مگر علماء کے
جرأت کرنی سی تو علم اس عالم کا سبب ہوا اسکی جرأت کا معاصی خدا
پر ہوا اور معہذا کے اوسکا نفس جاہل نادان اورتمنی و راجی ہے اور اوسکو
بلاتا ہے کہ وہ اللہ تعالی پر اپنے علم کی منت رکھے اور اوس کی خیال مین
یہ بات ڈالتا ہی کہ وہ بہت سی بندگان خدا سے بہتر ہے تو اب طالب علم
کو یہ چاہیے کہ وہ فریق اول مین سی ہوا اور ہونے سی فریق ثانی مین حذر
کرے نسأل اللہ العافیۃ اور اس قول کا مصداق بنی طلبنا العلم لغیر اللہ
فابی العلم الا ان یکون للہ بہت سے تاخیر کرنیوالی ہین کہ جن کو توبہ

پہلی اجل آگئی اور خاسر و خائب ہو گئے اور فریق ثالث ہین سے تو ہرگز ہونا نجات ہے کہ یہ ایسا ہلاک ہی کہ اوس کے ہوتے ہوئی امید فلاح کے اور انتظار صلاح کا نہین ہوتا ہے کوئی یہ کہے بدایت ہدایت کی کیا ہے کہ مین اپنی نفس کا تجربہ کرون تو جواب اوسکا یہ ہے کہ بدایت اوسکی ظاہر تقوی ہی اور نہایت اوس کی باطن تقوی سو عاقبت نہین مگر تقوے سے اور ہدایت نہین مگر واسطی اہل تقوی کے تقوی عبارت ہی اس کا اسد کے اوامر بجالائے اور اوس کے نواہی سے پرہیز کری یہ دو قسمین ہوئین لہٰذا اس جگہہ ظاہر علم تقوی سی طرف ایک جملہ مختصرہ کے اشارہ کیا جاتا ہے جو دونون اقسام کو شامل ہے

قسم اول بیان مین طاعات کے

اللہ تعالی کی اوامر دو طرح پر ہین ایک فرائض ہین دوم نوافل سو فرض راس المال اور اصل تجارت ہے اور اسی سی نجات حاصل ہوتی ہے اور نفل نفع ہے اور اس سی فوز درجات کا ہوتا ہے حدیث مین فرمایا ہے یقول اللہ تبارک وتعالی ما تقرب الی المتقربون بمثل اداء ما افترضت علیہم ولا یزال العبد یتقرب الی بالنوافل حتی احبہ فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ولسانہ الذی ینطق بہ ویدہ التی یبطش بہا ورجلہ التی یمشی بہا سو کوئی طالب قائم باوامر خدا نہین ہوتا ہے

اور نہ اس درجے کو پہونچتا ہے مگر جب ہی کہ دل اور جوارح کا مراقبہ
لحظات وانفاس مین صبح سے تا شام کری اور جان لی کہ اللہ تعالے
اوس کی ضمیر پر مطلع اور اوس کی ظاہر و باطن پر مشرف اور اوس کے
ساری لحظات وخطرات وخطوات اور سارے سکنات وحرکات کا محیط ہے
اور یہ شخص اپنے مخالطات وخلوات مین سامنے اللہ تعالی کی ستر د ہے
اور ملک و ملکوت مین کوئی ساکن کسی طرح کا سکون اور کوئی متحرک کسے
طرح کی حرکت نہین کرتا ہے لکن جبار آسمان وزمین کو اوسپر اطلاع حاصل
یعلم خائنة الاعین وما تخفی الصدور ویعلم السر واخفی اب یہ چاہیے
کہ ہمیشہ ظاہراً و باطناً سامنے رب العالمین کی ایسا متادب رہے جیسے
کہ کوئی بندۂ ذلیل گنہگار سامنے بادشاہ جبار قہار کے باادب ہوتا ہے
اور کوشش کری کہ مولی اوسکا اوس کو اوس جگہہ نہ دیکھے جہان سی منع کیا ہے
اور نہ غیر حاضر پاوے اوس کو اوس جگہہ سے جہان کا حکم دیا ہے لکن اس بات
پر قدرت نہین ہو سکتی ہے مگر اسی طرح کہ بندہ اپنی اوقات کو تقسیم کری
اور اپنی وظائف واوراد کو صبح سی شام تک ترتیب دی سو اب اول خدا کو
جاگنے کی وقت سی جبکہ خواب سی بیدار ہوا اوس وقت تک کہ بستر پر سو کو
جائے سننا چاہیے

آداب جاگنی کی خواب سی

جب بندہ نیند سی جاگی تو یہ کوشش کری کہ قبل طلوع فجر کی جاگی اور
سب سی پہلی اللہ کا ذکر اوس کی زبان پہ جاری ہو آنکھہ کہلتے ہی یہ کہے
الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور اصبحنا واصبح الملک
للہ اللہم بک اصبحنا وبک امسینا وبک نحیا وبک نموت والیک النشور
نسالک خیر ہذا الیوم وخیر ما فیہ ونعوذ بک من شر ہذا الیوم وشر ما
فیہ پھر جب کپڑی پہنے تو یہ نیت کری کہ مین اللہ کا حکم دربارہ ستر عورت
بجا لاتا ہون یہ قصد نہو کہ لوگون کے دکھانی کو یہ لباس پہنتا ہون کہ
اس قصد سے زیان کار ہو جائیگا۔

آداب دخول خلا کے

جب قضاء حاجت کو جانا چاہے تو پہلی بایان پانون رکھی اور باہر آتی
وقت داہنا پاؤن آگی کری اور ایسی چیز پاس نہو جسپر اللہ و رسول کا نام
لکہا ہو اور برہنہ سر و برہنہ پا نجائی وقت دخول کے کہے بسم اللہ اعوذ باللہ
من الرجس النجس الخبیث المخبث الشیطان الرجیم اور وقت نکلنی کے کہے
غفرانک الحمد للہ الذی اذہب عنی ما یوذینی وابقی علی ما ینفعنی
اور موضع حاجت مین ستنجا پانی سی نکری اور پیشاب کو اچھی طرح سی جہاڑے
اور اگر صحرا مین ہو تو لوگون کی آنکھہ سے کسی شئی کی آڑ مین ہو جاے اور
جب تک موضع جلوس مین نہ پہونچے تب تک ستر نہ کہولی اور قبلہ کی طرف رو

وبشت نکری اور نہ لوگون کی بات چیت کی جگہ مین اور نہ نہر سے ہوی پانی
مین اور نہ درخت میوہ دار کے نیچی اور سوراخ مین پیشاب نکری اور نہ
زمین سخت پر اور نہ ہوا کی رخ پر تاکہ رشاش بول سے بچے حدیث مین
فرمایا ہی کہ عامہ عذاب قبر اسی بی احتیاطی بول سے ہوتا ہے اور بائین
پانون پر زور دیکر بیٹھے اور کھڑی ہوکر پیشاب نکری مگر ضرورت سی اور استنجی
مین کلوخ و پانی کو جمع کرے اور اگر ایک پر ان مین سی قصر کرے تو پہر پانی
افضل ہے کلوخ مین ایتار مستحب ہے اور انقا واجب اور استنجا بائین ہاتہ
سے کری اور بعد تمام استنجی کی ہاتہ کو زمین یا دیوار سی رگڑکر دہو ڈالی

آداب وضو کی[1]

استنجی سے فارغ ہوکر مسواک کری کہ یہ مطہرۂ فم و مرضاة رب و مسخطۂ
شیطان ہی نماز با مسواک نماز بی مسواک سی ستر درجہ افضل ہوتی ہے
حدیث مین فرمایا ہے لولا ان اشق علی امتی لامرتہم بالسواک فی کل
صلوة اور فرمایا ہے امرت بالسواک حتی خشیت ان یکتب علی پہر
رو بقبلہ ہوکر اونچی جگہہ پر بیٹھے کہ رشاش نہ پہونچین اور بسم اللہ کہی پہر تین
بار ہاتہ دہوئی برتن مین ہاتہ ڈالنی سے پہلے اور نیت رفع حدث و
استباحت نماز کی کری اگر قبل غسل وجہ کی نیت نہین کی ہی تو وضو نہوا پہر
تین بار کلی کرے حلق تک مگر یہ کہ صائم ہو پہر تین بار ناک مین پانی ڈالکر خوب

[1] رسالہ نور الدین میں بیان مسائل مسواک کا کیا ہے ۱۲

صاف کری پہر ایک چلو پانی سی منہ دہوی سطح جبہہ سی نتہای ذقن تک
طول مین اور کان سے کان تک عرض مین اور پانی موضع تحذیف
تک پہنچائی یعنی اوس جگہہ تک کہ عورتین بالون کو وہان سی الگ کرتی
ہین یعنی مابین اذن سے زاویۂ جبین تک اور پانی کو بالون کی جڑ تک
پہنچائی یہ چار مناسبت ہین ہر دو ابرو ہر دو شارب اور مژگان اور جہاڑے
عذارین وہ ہین جو مقابل کانون کے ہین جائے ریش سی پہونچانا اس
پانی کا مناسبت شعر تک لحیۂ خفیفہ کی نہ کثیفہ کے واجب ہی گہنی داڑہی
مین خلال کری اس تخلیل کو نہ چہوڑے پہر داہنا ہاتہ پہر بایان ہاتہ
مع دونون کہنیون کے نصف عضدین تک دہوے کیونکہ جنت مین لوگ
انہین مواضع وضو تک پہونچیگا پہر ساری سر پہ مسح کری دونون ہاتہونکو
تر کری سر انگشتہای دست راست کو دست چپ سی ملای اور مقدم
سر پر رکہکر قفا تک لیجائی پہر قفا سی مقدم راس تک پہیر لائی یہ ایک بار
ہوا اسی طرح تین بار کری اور سائر اعضا مین یون ہی کرے پہر ظاہر و
باطن ہر دو گوش کو آب جدید سی مسح کرہی اور ہر دو مسبحہ کو سوراخ ہر دو
اذن مین داخل کری اور ظاہر ہر دو گوش کا مسح باطن ابہامین سی کری
پہر گردن کا مسح کری پہر داہنا پاؤن پہر بایان پاؤن مع کعبین کی دہوئے
اور خنصر یسری سی انگشتہای پا کو خلال کری ابتدا خنصر یمنی سے کرے اور

خنصر سے تمام پر ختم کرے اور اصابع کو اسفل سے داخل کرے اور نصف ساق تک دھوئے اور سب افعال مین رعایت تکرار کی تین بار رکھے جب وضو کر چکے آنکھ طرف آسمان کی اوٹھا کر یون کہے اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله اللهم اجعلني من التوابين واجعلني من المتطهرين ف غزالی رح نے اس جگہ ہر عضو کی لیے ایک دعا ذکر کی ہے اور کہا ہے کہ جو کوئی ان دعوات کو وضو مین پڑھیگا اوس کی ساری اعضا سے خطائین نکل جائینگی الخ لیکن یہ دعوات ماثور نہین ہین بجز دعا مذکور کی ف وضو مین سات امر سے تجنب رہے ہاتھ نہ جھاڑے کہ چھینٹین اوڑین اور نہ روے و سر پر پانی کا طمانچہ مارے اور استنثار وضو مین بات نہ کرے اور تین بار سے زیادہ کسی عضو کو نہ دھوئے اور بے حاجت زیادہ پانی بجز وسوسہ کے نہ بہاے موسوسین کا ایک شیطان ہے جو اون کی ساتھ کھیلتا ہے اوسکو ولہان کہتے ہین اور آب مشمس سے یعنی جو دھوپ مین گرم ہوا ہے اور پیتل کے برتن مین وضو کرے یہ سات چیزین وضو مین مکروہ ہین

آداب غسل

جب جنب ہوا احتلام یا وقاع سے تو پانی کا برتن غسل خانہ مین لیجا کر تین بار اول ہاتھ دھوئے اور جو قذر بدن پر ہو اوس کو دور کرے اور

نماز کا سا وضو کرے اور پاؤں کو بعد غسل کے دھوئے تاکہ پانی غسالہ کا
نہ پہنچے بعد وضو کے تین بار سر پر پانی ڈالے اور نیت رفع حدث کی کرے
پھر جانب راست پر تین بار پانی بہائے پھر جانب چپ تین بار اور سامنے
اور پیچھے کا بدن ملے اور سر و ریش کے بالوں میں خلال کرے اور معاطف
بدن اور منابت شعر تک خفیف ہو یا کثیف پانی پہونچائے اور بعد وضو کے
ذکر کو نہ چھوئے اگر ہاتھ لگ جائے تو پھر وضو کرے اور فریضہ کا اعادہ کرے
جیسے نیت و ازالہ نجاست و استیعاب بدن بہ غسل اور وضو میں غسل
وجہ و یدین کا مع مرفقین و مسح بعض راس و غسل رجلین کا مع کعبین ایک
ایک بار ہمراہ نیت و ترتیب کے چاہیے اس کے سوا سنن ہیں کہ ان میں
جن کی بڑی فضیلت آئی ہے اور ثواب ان کا جزیل ہے اور تہاون کرنیوالا
ان امور میں خاسر ہے کیونکہ اہمال فرائض میں مخاطرہ ہے کیونکہ نوافل حجاب
فرائض ہوتے ہیں۔

آداب تیمم

جب پانی باوجود جستجو کے نہ ملے یا کوئی عذر ہو جیسے مرض یا پانی تک پہنچ نہ سکے
بسبب کسی درندہ کے یا حبس کے یا پانی پینے کو درکار ہے یا رفیق پیاسا ہے
یا پانی ملک غیر کی ہے اور وہ نہیں بیچتا مگر ثمن مثل سے زیادہ پر یا کوئی زخم
لگا ہے اور اس سے خوف ضرر کا ہے تو دخول وقت فریضہ تک صبر کرے

پھر زمین پاک کا قصد کرے جیسے مٹی خالص طاہر نرم ہو اور پھر دونوں کف دست انگلیاں ملا کر مارے اور نیت استباحت فرض نماز کی کرے اور ایک بار ان دونوں کو منہ پر پھیرے اور بے تکلف نہ کرے کہ غبار منابت شعر تک پہونچے خفیف ہو یا کثیف پھر انگشتری نکالکر دوسری بار ہاتھ مارے اور انگلیوں کی بیچ کو جدا رکھے اور دونوں ہاتھوں پر کہنی تک پھیرے اگر استیعاب ہو تو دوسری بار ہاتھ مارے یہاں تک کہ مستوعب ہو پھر ایک ہاتھ کو دوسرے کف سے مسح کرے اور درمیان اصابع کی تخلیل کرے اور ایک فرض اور جتنی نفل چاہے پڑھے اور جب دوسرے فرض کا ارادہ کرے تو دوسرا تیمم کرے ف اس بیان میں قدرے اختلاف اہل علم ہے اس لیے مطابق بیان رسالہ فتح المغیث و رسالہ تعلیم الصلوۃ وغیرہا کی عمل کرنا اوفق بہ سنت مطہرہ صحیحہ ہے

آداب خروج الی المسجد کے

جب طہارت سے فارغ ہو تو اپنے گھر میں دو رکعت سنت فجر پڑھے اگر فجر طالع ہو گئی ہو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی طرح کرتے تھے پھر مسجد میں آئے اور نماز جماعت کو ترک نہ کرے خصوصًا نماز صبح کو نماز جماعت نماز منفرد پر ۲۷ درجہ فضیلت رکھتی ہے اگر ایسے نفع میں کوئی متاہل ہے تو پھر طلب علم میں کیا فائدہ علم کا ثمرہ تو یہی عمل ہے جب طرف مسجد کی چلے

آہستہ ساتھہ سکینہ کی چلی جلدی نکری غزالی رح نی اس جگہہ بھی ایک دعا لکھی ہے جو راہ مین پڑہے لکن وہ بھی ماثور نہین ہے ایسے دعوات قبیل فضائل سے ہوتے ہین نہ ضروری۔

آداب دخول مسجد

جب مسجد مین آنا چاہے پہلی داہنا پانوٗن رکہے اور کہے اللھم افتح لی ابواب رحمتک مسجد مین اگر کسیکو بیع کرتے دیکہے تو کہے لا اربح اللہ تجارتک اور گم شدہ شئی کو ڈہونڈتے دیکہے تو کہی لا رد اللہ علیک ضالتک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی طرح حکم دیا ہے پہر جبتک دو رکعت تحیۃ المسجد نہ پڑہ لی مسجد مین نہ بیٹہے اگر طہارت پر نہو یا ارادہ پڑہنے کا نہو تو تین بار باقیات صالحات کا کہنا کفایت کرتا ہے یا چار بار کا کہنا بعض نے کہا محدث کی لیی تین بار اور متوضی کے لیی ایک بار اگر دو رکعت فجر نہین پڑہی ہے تو یہ تحیت کافی ہے جب دو رکعت پڑہ چکی تو نیت اعتکاف کی کری اور جو دعا حضرت بعد دو رکعت فجر کے پڑہتے تہے وہ پڑہے اللھم انی اسألک رحمۃ من عندک تھدی بھا قلبی الخ یہ دعا بہت طویل ہے پہر بعد دعا کی بجز ادائے فریضہ یا ذکر یا تسبیح یا قرارت قرآن کے کسی اور کام مین مشغول نہو اس درمیان مین اذان سنے تو اوس شغل کو چہوڑکر جواب اذان مین مشغول ہو جب موذن اللہ اکبر کہے تو آپ بھی یہی کہے

اسی طرح ہر کلمی مین مگر حیعلتین مین لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
کہے جب موذن الصلوۃ خیر من النوم کہے تو یون کہی صدقت وبررت
وانا علی ذلک من الشاھدین اور بعد جواب اذان کی دعای وسیلہ مانگے
اور درود پڑہے اوس وقت دعا قبول ہوتی ہے جب اقامت سنے تو
مثل اقامت کی کہے اور بجای قد قامت الصلوۃ کی یون کہی اقامہا اللہ
وادامہا ما دامت السموات والارض اگر وقت سماع اذان کے نماز مین ہو
تو نماز پوری کری بعد سلام کی تدارک جواب کا کری جس طرح یہ کہ ذکر ہو چکا
جب امام احرام فرض باندہے تو بجز اوس کی اقتدا کے کسی اور کام مین
مشغول نہو اور نماز فرض ادا کری اوس کیفیت سی جسکا بیان آئیگا پہر درود
پڑہے اور اللھم انت السلام الخ اور لا الہ الا اللہ وحدہ الخ پہر جوامع
جوامع کو اہل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ماثور ہین وہ پڑہے پہر
جو دعا فاطمہ علیہا السلام کو سکہائی تہی وہ پڑہے یعنی یا حی یا قیوم یا ذا الجلال
والاکرام لا الہ الا انت برحمتک استغیث ومن عذابک استجیر
لا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین واصلح لی شانی کلہ بما اصلحت بہ الصالحین
پہر دعوات مشہورات مین سے جون سی دعا چاہے کری ف ان دعوات
کا ذکر احیاء العلوم مین کیا ہے لکن اقتصار کرنا ادعیہ جامعہ ماثورہ پر جنکا
بیان رسالہ غراس الجنۃ ورسالہ تعلیم الدعا مین کیا گیا ہے کافی ہے کیونکہ

دعای ماثور ایک اور غیر ماثور سو برابر نہین اگرچہ جواز غیر ماثور مین کچہہ بحث
نہین ہی گفتگو افضل سی افضل اور بہتر سے بہتر اور اصح سی اصح مین ہے
پہر بعد نماز صبح کے یہ چاہیے کہ طلوع آفتاب تک اوقات چار وظائف پر منقسم
ہو ایک وظیفہ دعوات کا دوسرا وظیفہ اذکار و تسبیحات کا اور تسبیح کی تکرار
کری تیسرا وظیفہ قرارت قرآن کا چوتہا وظیفہ تفکر کا یعنی اپنے ذنوب و خطایا
مین فکر کری اور جو تقصیر عبادت مولی مین ہوئی ہے اوس مین غور کری
اور سوچے کہ مین متعرض عقاب الیم و سخط عظیم کا ہون اور سارے دن
کی اوقات کی تدبیر و ترتیب بہیا کری تاکہ تدارک تقصیرات کا اور تحرز تعرض
سخط خدا سے اوس دن مین کر سکے اور جمیع مسلمین کے لیی نیت خیر کری
اور یہ عزم کری کہ مین ساری دن مین کوئی شغل بجز طاعت الٰہی کی نکرونگا
اور دل مین اون طاعات کی جسپر قدرت رکہتا ہے تفصیل کرکے افضل
کو اختیار کری اور اوسکی اسباب کی ساختگی مین مشاغل ہو تاکہ ساتہہ اون کی اشتغال
کر سکی اور فکر کرنے کو قرب اجل و حلول موت قاطع امل اور خروج امر مین
اختیار سی اور حصول حسرت و ندامت و طول غترار مین ترک نکری اور چاہیے
کہ منجملہ تسبیحات و اذکار کی یہ دس کلمی بہی ہون ایک لا الہ الا اللہ وحدہ
لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی و یمیت و ہو حی لا یموت بیدہ الخیر
و ہو علی کل شی قدیر دوم لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین سوم لا الہ الا اللہ

الواحد القہار رب السموات والارض وما بینہما العزیز الغفار چہارم
سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ
العلی العظیم پنجم سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح ششم سبحان اللہ
وبحمدہ سبحان اللہ العلی العظیم ہفتم استغفر اللہ العظیم الذی لا الٰہ
الا ہو الحی القیوم واسألہ التوبۃ والمغفرۃ ہشتم اللہم لا مانع لما اعطیت
ولا معطی لما منعت ولا راد لما قضیت ولا ینفع ذا الجد منک الجد نہم
اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد وصحبہ وسلم دہم بسم اللہ الذی
لا یضر مع اسمہ شیٔ فی الارض ولا فی السماء وہو السمیع العلیم انمین ہر
کلمہ کو سو بار یا ستر بار یا بیس بار کہے اور یا اقل درجہ ہے تاکہ سب ملکر سو بار
ہو جائیں ان اذکار کو لازم کر لی او طلوع آفتاب سے پہلے بات نکری
اس کی فضیلت برابر آزاد کرنے ۴ ہشگردن کے اولاد اسمٰعیل علیہ السلام
سے آئی ہے جبکہ بیچ میں کوئی کلام متخلل نہو فائدہ رسالۂ عمارۃ الاوقات
میں ساری وظائف لیل ونہار بکمال لطف واختصار لکھی گئے ہیں اور التزام عشرات
سبعہ اور مسبعات عشرہ معمول اکثر صلحاء ونیدار ہے

آداب ما بعد طلوع آفتاب تا زوال

جب سورج ایک نیزہ بلند ہو تب دو رکعت نماز پڑھے نزدیک زوال وقت
کراہت نماز کی کیونکہ نماز بعد فرض صبح کی ارتفاع شمس تک مکروہ ہی جب

سورج اونچا ہوا اور قریب ربع کے گذر جائے تب نماز ضحی پڑہے چار یا چھہ یا آٹھہ دو دو رکعت کرکی یہ سب عدد حضرتؐ سی منقول ہین والصلوة خیر کاتھا فمن شاء فلیستکثر ومن شاء فلیستقل درمیان طلوع و زوال کے کوئی راتبہ نہین ہے مگر یہی نمازین[1] اب جو اوقات فاضل ہون اومین چار حالات ہین حالت اولی جو افضل ہے یہ ہے کہ بندہ اپنا وقت طلب علم نافع مین صرف کری نہ فضول کامون ہین جنپر اکثر لوگ جھکے ہوے ہین اور اوسکا نام اونہون نی علم رکہا ہے علم نافع وہ ہے جو تجھکو اللہ کا ڈر زیادہ کری اور تجھکو خوب ساعیوب نفس کا بصیر بنائے اور تیری معرفت ساتھہ عبادت خدا کی بڑہائی اور تیری رغبت دنیا مین کم کرے اور آخرت مین رغبت کو زیادہ کری اور تیری بصیرت کو ساتھہ آفات اعمال کے کھولدے تاکہ تو اون آفات سی محترز ہو اور تجھکو مکائد و غرور ابلیس و مصائد و خدیعت شیطان پر آگاہ کردی اور کیفیت تلبیس ابلیس کی علماء سوء پر سمجھادے کہ کس طرح اوس رجیم لعین اور عدو مبین نی اونکو سامنے سخط و مقت خدا کے کردیا ہے چنانچہ اونہون نی دین دیکر دنیا مول لی ہے اور علم کو ایک ذریعہ و وسیلہ اخذ اموال سلاطین اور اکل اموال اوقاف و یتامی و مساکین کا ٹہیرایا ہے اور ساری دن ہمت اون کی طلب مین اسی جاہ و منزلت کے دلون مین خلق کے رہتی ہے اور اس کام نے اون کو طرف مراآت و ممارات

[1] یعنی اشراق و چاشت ۱۲

ومناقشۂ کلام اور مباہات کی غرض پر رکہا ہی ہم نے ذکر اس فن کا کتاب
احیاء العلوم مین کیا ہے اگر تو اس علم کا اہل ہی تو تو اوس کو حاصل کر
اور اوس پر عامل ہو اور دوسرون کو بھی سکہا اور طرف اوس کی بلا جو کوئی
یہ علم رکہتا ہے اور اوس پر عمل کرتا ہے پہر طرف اوس کی بلاتا ہے تو یہ شہادت
عیسی علیہ السلام ملکوت سموات مین بلفظ عظیم پکارا جاتا ہے پہر جب طلب علم
نافع سے فارغ ہو اور اصلاح نفس کی ظاہر و باطن کر چکے اور کچہہ اوقات
فاضل بچین تو پہر کچہہ ڈر نہین ہے کہ تو علم مذہب فقہ مین واسطی شناخت
فروع نادرہ عبادات کی اور معلوم کرنی طریق توسط کے درمیان خلق کے
خصومات مین وقت اونکا خلق کی شہوات پر مشغول ہو کیونکہ یہ امر بہی وقت
فراغ کی ان مہمات سی منجملہ ایک فرض کفایات کے ہے پہر اگر تیرا جی یہ
چاہے کہ تو ان اوراد و اذکار کو ترک کردی اور اسی شغل فقہ مین رہے
تو جان لی کہ شیطان لعین نی تیری دل مین ایک دارد فین وسوسہ کردی
ہے وہ دارہی حب جاہ و مال ہی سو اس دہوکے مین نہ آنا چاہیے کہ تجکو
شیطان ہنسی اور وہ تجہکو ہلاک کر ڈالی پہر تیرے ساتہہ مسخراپن کرے ہان
اگر تیری نفس نی ایک مدت تک تجربہ اوراد و عبادات کا کیا ہے اور وہ
اون کو براہ کسل ثقیل نہین جانتا ہے لیکن رغبت تیری تحصیل علم نافع مین
ظاہر ہے اور مقصود تیرا اس سی بجز وجہ اللہ و دار آخرت کی اور کچہہ

نہین ہی تو یہ طلب تیری نوافل عبادات سی افضل ہی جبکہ نیت صحیح ہوگی
لکن شان صحت نیت مین ہے کیونکہ عدم صحت نیت ایک معدن غرور
جہال و مزلت اقدام رجال ہی انتہی مین کہتا ہون کہ بیان علم نافع کا آغاز
کتاب المعتقد المنتقد مین تفصیلاً لکہا گیا ہے اوس کی طرف رجوع کرنا چاہیے
حالت دوم یہ ہی کہ تحصیل علم نافع پر قدرت نہو لکن وظائف عبادات
مین جیسی ذکر و قرآن و تسبیحات و نماز ہے مشغول رہی یہ درجہ عابدین کا او
سیرت صالحین کی ہی اس صورت مین بہی یہ شخص منجملہ فائزین کے ہوگا
حالت سوم یہ ہے کہ ایسے کام مین مشغول ہو جس سی مسلمانون کو خیر
پہونچے اور اونکی دلون مین سرور داخل ہو اور صالحین کو اعمال صالحہ کرنا
آسان ہو جای جیسے بجالانا خدمت فقہا و متبعین و صوفیہ صالحین و دیگر اہل
دین کی اور چلنا پہرنا اون کی کام کاج مین اور سعی کرنا اطعام فقرا و مساکین
مین اور بیمارونکی عیادت کی لیی جانا اور جنازون کی ہمراہ چلنا کہ یہ سب افعال
نوافل سی افضل ہین اور عبادات ہین لیکن ان مین رفق ہی ساتہہ مسلمانون کے
حالت چہارم یہ ہے کہ اگر یہ کچہہ نہو سکی تو اپنے ہی کامون مین مشغول ہو
اپنے نفس اور اپنی عیال کی لیی کمائی کرے اور مسلمان اوس کی زبان و
ہاتہہ سی سلامت او مامون رہین اور اسکا دین بہی سالم رہے کیونکہ یہ مرتکب
کسی معصیت کا نہین ہوا ہے بلکہ اس وجہ سے وہ درجہ اصحاب یمین کو پہونچیگا

اگر اہل ترقی سے طرف مقامات سابقین کی نہین ہے یا ایک اقل درجہ سے ہے مقامات دین کا اور جو کچھ بعد اس کے ہے وہ مراتع شیاطین ہے معاذ اللہ کہ کوئی شخص ایسی کام مین مشغول ہو جو اوسکی دین کو ڈہادی یا کیسی بندہ کو منجملہ عباد اللہ کی ایذا پہونچاوی کہ یہ رتبہ ہالکین کا ہی خدا نکرے کہ کوئی آدمی اس طبقہ مین ہو

ذکر مراتب دین کا

بندہ دربارۂ اپنی دین کی تین درجات پر ہوتا ہے ایک سالم یہ وہ شخص ہے جو ادا فرائض اور ترک معاصی پر مقتصر ہی دوم رابح یہ وہ شخص ہی کہ متطوع ہے ساتھ قربات و نوافل کی سوم خاسر یہ وہ شخص ہے کہ لوازم سی مقصر ہی سو اگر کسیکو یہ قدرت نہو کہ وہ رابح بنے تو اسی مین کوشش کری کہ سالم ہو اور ہرگز نہ کری کہ خاسر ہو ٹہیری اور بندہ حق مین سائر عباد کی تین درجون پر ہوتا ہے ایک یہ کہ اونکی حق مین نازل بمنزلہ ملائکہ برارہ کرام کی ہو اور یہ اس طرح پر ہے کہ اغراض عباد مین براہ رفق سعی کری اور اون کی دلون مین سرور داخل کری دوم یہ کہ اونکی حق مین نازل بمنزلہ بہائم و جمادات کے ہو کوئی خیر و فضل اس سے اونکو نہ پہونچے لیکن اپنی شر کو اون سے باز رکھے سوم یہ کہ اونکی حق مین نازل بمنزلہ عقارب و حیات و سباع ضاریات ہو اوس سی خیر کی امید نہین ہے اور اونکی شر سے بچا جاتا ہی سو اگر یہ قدرت نہین ہی کہ ملتحق باُفق ملائکہ ہو تو اس سی بچ

حذر کرنا چاہیے کہ ورجہ بہائم وجمادات سی اوترکر مراتب مارو کژدم و درندہ
گزندہ زبان رسان مین نازل ہو پہر اگر نفس اسکا اس بات پر راضی ہی کہ
اعلی علیین سی نزول کری تو اسپر تو ہرگز راضی ہونا نچاہیے کہ اسفل سافلین
مین جا گری شاید کہ اس صورت مین کفافا ناجی ہو نہ نفع مین رہے اور نہ
نقصان مین پڑے اب یہ چاہیے کہ دن کی روشنی مین مشغول ہو مگر اوسی کام
مین جو اوس کی معاد یا معاش مین سودمند ہو اور اوس سی بی نیاز نہو سکی یا
اوس سی اپنی معاد و معاش پر مدد لی سکی پہر اگر قائم بحق و دین با وجود مخالطت
مردم نہو سکی اور سالم نہ رہ سکی تو پہر ایسے شخص کے لیے یہ بہتر ہے کہ عزلت اختیار
کری کہ اسی مین اوسکی نجات و سلامتی ہی پہر اگر عزلت مین ہی وسوسی او سکو
طرف خلاف مرضی خدا کے کہینچین اور وظائف عبادات سی وہ اونکی قلع و
قمع پر قدرت نپای تو پہر نوم اختیار کری کہ یہ اوسکی اور ہماری حق مین احسن
احوال ہی اذا عجزنا عن الغنیمۃ رضینا بالسلامۃ فی الھزیمۃ جس شخص کی دین
کی سلامتی اوس کی حیات کی تعطیل مین ہے اوسکا حال احسن ہے کیونکہ
خواب برادر مرگ ہی اور مرگ تعطیل حیات و التحاق بالجمادات ہے

آداب استعداد کی واسطی سار صلوات کی

زوال سی پہلی نماز ظہر کی لیے مستعد ہو اگر رات کو قیام کیا ہو یا کسی کار خیر مین
جاگا ہو تو قیلولہ کر لی کہ آنمین قیام اللیل پر معونت ہوتی ہے جس طرح کہ سحور مین صیام

نہار پر معونت ہوتی ہی اور قیلولہ کرنا بغیر قیام شب کی ایسا ہی جیسے کوئی
سحور بغیر صیام نہار کی کری جب قیلولہ کیا تو اب زوال سی پہلی بیدار ہو اور وضو
کر کی مسجد مین حاضر ہو اور تحیۃ المسجد پڑھکر انتظار اذان کا کری اور اذان سنے پر
جواب دی پہر کہڑے ہوکر چار رکعت عقیب زوال پڑہے حضرتؐ ان رکعات
مین تطویل کرتی اور فرماتی تہی کہ اسوقت دروازی آسمان کے کہلتے ہین
مین چاہتا ہون کہ میرا عمل صالح اس وقت مین اوپر جاوے اور یہ چار رکعت
قبل ظہر کی سنت موکدہ ہین پہر نماز فرض ہمراہ امام کی ادا کری پہر بعد فرض
کے دو رکعت پڑہے یہ رکعتین منجملہ رواتب ثابتہ کے ہین اور مشغول نہو عصر
تک مگر بتعلم علم یا اعانت مسلم یا قرارت قرآن یا سعی معاش مین جس سے
اپنے دین پر استعانت لی پہر عصر سے پہلی چار رکعت پڑہی یہ سنت موکدہ ہین
حضرتؐ نی فرمایا ہے رحم اللہ امرءً صلی قبل العصر اربعاً تو اب اسمین جہد کرنا
چاہیے کہ حضرتؐ کی دعا اسکو بہی پہونچی اور بعد عصر کی مشغول نہو مگر شغل ما سبق
مین اوقات کا مہمل رکہنا ٹہیک نہین ہی بلکہ ہر وقت مین کیفما اتفق مشغول رہے
بلکہ یہ چاہیے کہ نفس کا حساب لی اور اوراد و وظائف لیل و نہار کو ترتیب دے
اور ہر وقت کی لیی ایک شغل معین نہ بنای کہ اوسوقت وہی کام کری اور اوس سی تجاوز
طرف ماسوا کی نکری اس سی برکت اوقات کی ظاہر ہوتی ہے اور جب نفس کو
مثل بہائم کے مہمل چہوڑ دیا اور نہ جانا کہ کسوقت کون سا شغل کرنا چاہیے

تو اکثر اوقات برباد ہوگی اور عمر فوت ہوگی حالانکہ راس المال یہی عمر ہی
اور اسی پر تجارت ہوتی ہے اور اسی سے نعیم دار الابد تک اللہ پاک کی جوار
مین پہونچنا ہوتا ہے ہر نفس انسان کی انفاس مین سی ایک جوہر بی قیمت ہے
جسکا بدل نہین ہی جب وہ فوت ہوگیا تو اب جمقا مغرورین کی طرح یہی ہونا
بچاہیے کہ ہر دن زیادت اموال پر خوش ہوتی ہین حالانکہ اونکی عمر گھٹتے
جاتی ہے مال کی بڑہنے اور عمر کے گھٹنے مین کیا خیر وخوبی ہی خوشی کی بات
تو یہ ہی کہ علم نافع یا عمل صالح بڑہے کہ یہ دونون آدمی کے رفیق و صاحب
ہین قبر مین جبکہ اہل و مال و ولد و اصدقا اوسکو چہوڑ کے پیچہے رہجاتی ہین
انتہے اس بارہ مین رسالہ عمارۃ الاوقات ہادی مرشد ہی اوسکا مطالعہ کرنا
چاہیے پہر جب سورج زرد پڑجائی تو یہ جہد کرے کہ قبل غروب کی مسجد مین آ بیٹہے
اور تسبیح و استغفار مین مشغول ہو اس وقت کی فضیلت مثل فضیلت ماقبل
طلوع کی ہو قال اللہ تعالی وسبح بحمد ربك قبل طلوع الشمس وقبل غروبها
سورج کے ڈوبنے سے پہلے والشمس وضحاها والليل اذا يغشى و معوذتین پڑہے
اور استغفار مین ہو جبکہ سورج ڈوبی پہر جب اذان سنی تو جواب دی اور یہ کہے
اللهم هذا اقبال ليلك وادبار نهارك واصوات دعاتك فاغفر لي
اور بعد ختم جواب اذان کی دعاے وسیلہ مانگی پہر نماز فرض پڑہے اور بعد اوسکے
دو رکعت قبل تکلم کے راتبہ مغرب ادا کری اور اگر چار رکعت پڑہی تو یہ بھی سنت ہے

اور اگر ہوسکی تو نیت اعتکاف کی عشا تک کرلی اور مابین عشائین کو نماز سی
زندہ رکہی کہ اس کی فضیلت بی حساب آئی ہی اور یہی ناشئۃ اللیل ہی کیونکہ
اول نشاۃ ہے اسی کو صلوۃ الاوابین کہتی ہین حضرت سے اس آیت کو
پوچہا تتجافی جنوبہم عن المضاجع فرمایا یہ نماز ہے درمیان عشائین کے
یہ نماز ملغیات اول وآخر روز کو دور کردیتی ہے ملغیات جمع ہے ملغاۃ کی
مشتق لغو سی پہر جب وقت نماز عشا کا داخل ہو فرض سے پہلی چار رکعت
پڑہے واسطی احیاء مابین اذانین کی کہ اسکی فضیلت بہت آئی ہے
حدیث مین فرمایا ہے کہ دعا درمیان اذان واقامت کی رد نہین ہوتی پہر
نماز فرض پڑہے اور دو رکعت راتبہ بجالائی اور اون مین الم السجدہ اور تبارک
یا سورہ یٰسین و دخان پڑہے یہ پڑہنا حضرت سے ماثور ہی اسکی بعد چار
رکعت پڑہے حدیث مین اس کی بڑی فضیلت آئی ہی پہر تین رکعت وتر[۱] اداکری
دو سلام یا ایک سلام سی حضرت وتر مین سورہ سبح اسم ربک الاعلی اور
قل یا ایہا الکافرون واخلاص ومعوذتین پڑہتے تہی پہر اگر عزم قیام لیل کا ہو
تو وتر کو موخر کری تا کہ وتر آخر نماز شب ہو پہر مذاکرہ علم یا مطالعہ کتاب مین
مشغول ہو اور لہو ولعب مین اشتغال نکری تاکہ یہ امر خاتمہ اعمال کا قبل نوم کے ہو

فان الاعمال بخواتیمہا

آداب نوم

[۱] وتر کئی ہی طاق کی ایک اور تین اور پانچ اور سات سب سند سے ثابت مین ۱۲

جب ارادہ سونی کا کری تو فراش رو بقبلہ بچہاوے اور دست راست پر سووے جس طرح کہ مردہ لحد مین سوتا ہے اور جان لی کہ نوم مثل موت کی ہی اور بیداری مثل بعث کی اور شاید اللہ رات مین اوسکی روح کو قبض کر لے اس لیی اللہ کی لقا کی لیے مستعد رہی اس طرح کہ طہارت پر سوی اور وصیت لکھی ہوئی زیر سر رہے اور سب گناہون سی تائب ہو کر خواب کری اور مستغفر ہوا اور یہ عزم رکھی کہ پہر عود طرف معصیت کی نکریگا اور ارادہ خیر کا ساتھہ سب مسلمانون کے رکہے اگر اللہ خواب سی اوٹہاوی اور یاد کری کہ اسی طرح عنقریب لحد مین لیٹیگا یکتا و تنہا سوا عمل کی کوئی ساتھہ نہوگا اور بجز اپنی سعی کی کوئی جزا نہ ملیگی اور بتکلف فرش بچہا کر سونا نچاہیے کہ خواہی نخواہی نیند آوے اس لیی کہ نوم تعطیل حیات ہے مگر یہ کہ کسی پر بیداری وبال ہو کہ اوس وقت نوم سلامتی دین کی ہوتی ہے فائدہ رات دن ۲۴ گہڑی کا ہوتا ہے سو رات دن مین آٹہہ گہڑی سی زیادہ نسوئی کہ تنا سب ہی مثلاً اگر ساٹہہ برس جیا تو بیس برس سونی مین گئے یہ ایک تہائی عمر ہوئی سوتی وقت مسواک و آب وضو رکہہ لی اور قیام لیل پر یا قیام پر قبل صبح کے عزم کری اور دو رکعت جوف لیل مین پڑہنا ایک کنز ہے کنوز بر سے اب چاہیے کہ بہت سی خزانی روز فقر کے لیی جمع کر رکہی کیونکہ بعد موت کی کنوز دنیا کچہہ کام نہ آئینگی وقت نوم کی یون کہی باسمک ربی وضعت جنبی و باسمک

ارفعه فاغفر لی ذنبی اللهم قنی عذابك یوم تبعث عبادك اللهم باسمك احیی واموت اللهم انت خلقت نفسی وانت تتوفاها لك محیاها ومماتها ان امتها فاغفر لها وارحمها وان احییتها فاحفظها بما تحفظ به عبادك الصالحین اللهم انی اسالك العفو والعافیة وبعد ذلك پهر آیة الکرسی اور آمن الرسول تا آخر سورة اخلاص ومعوذتین سورة تبارک پڑهے اور جب نیند آئی تو چاہیے کہ ذکر خدا وطہارت پر ہو جو کوئی ایسا کرتا ہی اوس کی روح عرش تک جاتی ہے اور وہ جبتک جاگیگا تب تک مصلی لکہا جاویگا پہر جب خواب سی جاگی تو وہی کام کری جسکا ذکر پہلی ہو چکا ہے اور باقی عمر مین اسی ترتیب پر مداومت رکہی اگر یہ مداومت شاق گذری تو جس طرح بیمار تلخی دوا پر بانتظار شفا صبر کرتا ہے اوس طرح صبر کری اور اپنی کوتاہی عمر مین فکر کری کہ اگر سو برس زندہ رہا تو یہ مدت بنسبت مقام دار آخرت کی نہایت قلیل ہے کیونکہ آخرت ابد الآباد ہی اور تامل کرے کہ وہ طلب دنیا مین کیونکر ایک ماہ یا ایک سال تحمل مشقت کا باامید راحت بست سال مثلا کرتا ہی پہر کیون نہین ان ایام قلائل پیا میید راحت ابد الآباد تحمل کر سکتا ہی طول امل نکری کہ اس سی عمل ثقیل ہو جاتا ہے اور قرب موت کا اندازہ کری اور اپنے جی مین کہی کہ مین آج مشقت اوٹہاتا ہون شاید آج کی رات مرجاؤن اور آج کی رات صبر کرون شاید کل مرجاؤن کیونکہ

موت کسی وقت مخصوص اور حال مخصوص و سن مخصوص مین ہجوم نہین کرتی
ہے وہ تو ضرور ہی آئیگی اسلیے مستعد ہونا واسطی اوسکی اولی ہی مستعد
ہونی سی واسطی دنیا کی اور یہ بات معلوم ہے کہ مین دنیا مین نہ ہونگا مگر
تہوڑی مدت اور شاید کہ میری اجل مین باقی نہو مگر ایک ہی دن یا ایک ہی
نفس غرضکہ اسکو اپنے جی مین ہر دن مقدر کری اور نفس کو تکلیف صبر کی
طاعت خدا پر یوماً فیوماً دی کیونکہ اگر پچاس برس کا رہنا مقدر کریگا اور
اوسکو صبر طاعت خدا پر دیگا تو نفس نافرو مستعصی ہوگا لکن اس کام کی کرنی
سے وقت موت کی ایسی فرحت ہوگی جس کی انتہا نہین اور اگر تسویف و
مسابلت کی اور ایسے وقت مین موت آگئی کہ گمان بہی نہ تہا تو وہ حسرت
ہوگی جسکا پایان نہین وعند الصباح یحمد القوم السری وعند الموت
یاتیک خبر العقبی ولتعلمن نبأہ بعد حین اب بعد ارشاد ترتیب اوراد کے
کیفیت و آداب نماز و روزہ وقدوہ وجماعت وجمعہ معلوم کرنا چاہیے

آداب نماز کی

بعد فراغ کے طہارت خبث وطہارت حدث سی بدن وجامہ ومکان مین
اور بعد ستر عورت کی ناف سی زانو تک رو بقبلہ کہڑا ہو درمیان دونون قدم
کے کشادگی رکہے اس طرح پر کہ باہم نہ ملین اور سیدہا کہڑا ہو کر قل اعوذ برب الناس
واسطی تحصن کی شیطان رجیم سی پڑہے اور دل کو حاضر کری اور وسواس سی خالی

رکہلی اور دیکہی کہ مین کسکی سامنے کہڑا ہوتا ہون اور کس سی مناجات کرتا ہون
اور اس سی شرمای کہ مین اپنی مولی کی ساتہہ قلب غافل اور سینہ پر وسوس
دنیا اور خبائث شہوات سی مناجات کرون اور جانلی کہ اسد تعالی اوسکی
سریرت پر مطلع ہی اور اوسکی دل کی طرف نظر کررہا ہے اور اسد اوسکی نماز
اوسی قدر قبول کریگا جتنا خشوع وخضوع وتواضع وتضرع نماز مین ہوگا اسد
کی عبادت یون کری کہ گویا اوسکو دیکہہ رہا ہے اور اگر نہین دیکہتا ہے تو وہ
تو ضرور ہی اسکو دیکہتا ہے پہر اگر دل حاضر نہوا اور جوارح ساکن نہون تو یہ
اوس کی معرفت کا قصور ہی اسد تعالی کے جلال سی جی مین یہ بات ٹہیرائی
کہ ایک نیک مرد آبرودار اوس کی گہر والون مین سے اوس کی طرف دیکہہ رہا
ہے کہ کیسی نماز پڑہتا ہے اس دم دل اوسکا حاضر اور جوارح اوس کے
ساکن ہوجائینگی اب طرف نفس کی رجوع کرکے یون کہی کہ ای نفس بدکار
تجہکو اپنے خالق سے شرم نہین آتی کہ تونی ایک بندہ ذلیل کی اطلاع کو اسد
کے بندون مین سی جی مین ٹہیرایا کہ وہ تجہے جہانک رہا ہے حالانکہ اوس کی ہاتہ
مین نہ تیرا نفع ہے اور نہ نقصان تیری جوارح اوس کی لیے خاشع ہوی اور
تیری نماز اوس کی لیے حسین ٹہیری حالانکہ تو جانتا ہے کہ اسد تجہپر مطلع ہے
اور تو اوس کی عظمت کی لیے خشوع وفروتنی نہین کرتا کیا اسد تعالی تیرے
نزدیک اس بندہ سی بہی کمتر ہے تیرا طغیان وجہل کتنا شدید ہی اور تیری

دشمنی ساتھ نفس کی کس قدر بڑی ہی غرضکہ دل کو ان حیلون سی معالجہ کری
شاید وہ نماز مین ہمراہ تیری حاضر ہو کیونکہ نماز سی اوتنا ہی حصہ ملتا ہے
جو سمجھکر پڑہی ہی اور جو غفلت و سہو کے ساتھ ہوتی ہے وہ سخت محتاج استغفار
و تکفیر کی ہی پہر جب دل حاضر ہوا تو اب اقامت کہنا نچہوڑے اگرچہ تنہا ہو
اور اگر انتظار حضور جماعت کا ہو تو اذان دی پہر اقامت کہے اور وقت
اقامت کی نیت کری اور دل مین یہ کہے کہ مین فریضہ ظہر ادا کرتا ہون اور یہ
نیت وقت تکبیر تحریمہ کی دل مین حاضر ہو قبل فراغ کے تکبیر سے یہ نیت غائب
نہو پہر وقت تکبیر کے دونون ہاتہہ اوٹھاوی بعد ارسال کی اوگاہ ہر دو دوش
تک اور وہ دونون مبسوط ہون اور اونکی انگلیان کہلی ہوئی ہون بہ تکلف
ضم اصابع نکری اور نہ تفریق پہر دونون ہاتہہ یون اوٹھاوی کہ دونون ابہام
مقابل ہر دو نرمہ گوش ہون اور سر انگشتان دونون کانون سی اونچی ہون
اور ہر دو کف دست محاذی منکبین ہون پہر جب اپنی جگہہ مین ٹہیر جائین تو
تکبیر کہے اور آہستہ اونکو نرمی کی ساتھ چہوڑدی اور وقت رفع و ارسال کے
سامنے اور پیچہے رفع نکری اور نہ اونکو داہین بائین جہٹکے جب دونون ہاتہہ
چہوڑ دیے تو اب نئے سر سے اونکو طرف سینہ کی اوٹہاوی اور دست راست
کا اکرام کری یون کہ اوس کو دست چپ پر رکہی اور انگشتان دست راست
کو طول ذراع دست چپ پر پہیلائے اور اون سی پہونچا پکڑے اور بعد تکبیر کے

اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا کہے پہر وجہت
وجہی تا آخر ہر دو آیت پڑہے پہر اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہے پہر
فاتحہ ساتہ تشدیدات کی پڑہے اور فرق کرنی مین درمیان ضاد وظا
کے اندر نماز کی جہد بجا لاوی پہر آمین کہے اور اوس کو ولا الضالین سے
نملاوی اور نماز صبح ومغرب وعشا مین جہر بالقرادت کری یعنی دو رکعت اول
مین اگر امام ہو اور آمین کو پکار کر کہے اور نماز صبح مین بعد فاتحہ کے
کوئی سورت منجملہ طوال مفصل کے پڑہے اور مغرب مین قصار اور ظہر عصر
مین اوساط پڑہے جیسے والسماء ذات البروج اور جو سورتین قریب اس کے
ہین اور صبح کو سفر مین کافرون وقل ہو اللہ پڑہے اور آخر سورت کو تکبیر رکوع
سے نملاوی بلکہ بقدر سبحان اللہ دونون مین فاصلہ کری اور ساری قیام
مین سرنگون اور نیچی نگاہ مصلے پر رکہے کہ یہ جامع ہے واسطی ہم کے اور لایق
ترجیح وعدل ہی اور التفات کرنی سے طرف یمین وشمال کے اندر نماز کے
بچی پہر رکوع کری اور دونون ہاتہ اوٹہاوی جس طرح کہ پہلی بتایا ہے اور
تکبیر کو انتہا سے رکوع تک دراز کری پہر دونون ہتیلیان دونون گہٹنون پر
جائے اور انگلیان پہیلی ہون اور دونون گہٹنے کہڑے رکہے اور پشت کو دراز
کری اور گردن وسر برابر رکہے ایک صفیحہ کی طرح اور دونون کہنیون کو دونون
پہلو سے الگ کری اور عورت اس طرح نکرے بلکہ بعض کو بعض سے ملاوے

اور تین بار سبحان ربی العظیم وبحمدہ کہی اور اگر تنہا ہو تو سات یا دس
بار کہنا اچھا ہی پہر سر اوٹہا کر برابر کہڑا ہو یعنی سیدہا نہ پہڑا اور دونون ہاتہ
سمع اللہ لمن حمدہ کہتا ہوا اونچی کری جب برابر کہڑا ہو جاوے تو کہے ربنا
لک الحمد ملأ السموات وملأ الارض وملأ ما شئت من شئ بعد اور اگر فریضہ
صبح مین ہو تو دوسری رکعت مین وقت اعتدال کی رکوع سے قنوت پڑہے
پہر تکبیر کہتا ہوا سجدہ کری ہاتہ نہ اوٹہائے اور پہلی زمین پر دونون گھٹنے
رکہے پہر دونون ہاتہ پیشانی کہلی ہوئی پہر ناک مع پیشانی رکہے اور دونون
کہنیان دونون پہلو سے جدا رکہے اور شکم کو دونون رانون سے الگ کری
اور عورت اس طرح نکرے پہر دونون ہاتہ زمین پر رکہے برابر دونون
دوش کی اور ذراعین کو زمین پر نہ بچہائے اور تین بار سبحان ربی الاعلی
کہی یا سات یا دس بار اگر اکیلا ہو پہر سجدہ سے تکبیر کہتے ہوئے سر اوٹہائے
اور برابر بیٹہے اور بائین پانوٗن پر نشست کری اور داہنا قدم کہڑا رکہے
اور دونون ہاتہ ران پر رکہی اور انگلیان پہلی ہون اور کہے رب اغفر لی
وارحمنی وارزقنی واہدنی واجبرنی وعافنی واعف عنی
پہر اسی طرح دوسرا سجدہ کری پہر برابر ہو کر بیٹہ جائی اس جلسۂ استراحت
کو ہر رکعت مین کری جسمین کہ تشہد نہین ہے پہر کہڑا ہو اور دونون ہاتہ
زمین پر رکہے اور ایک کو پانوٗن مین سی حالت ارتفاع مین مقدم نکرے

اور تکبیر ارتفاع کو وقت قرب کی حد جلسہ استراحت سی ابتدا کری اور اوسکو
منتصف ارتفاع تک تا قیام کھینچے اور یہ جلسہ خفیف و مختلف ہو اور دوسری
رکعت پہلی رکعت کی طرح پڑہے اور ابتدا مین اعادہ تعوذ کا کری پہر دوسرے
رکعت مین واسطی تشہد اول کی بیٹھے اور دست راست کو جلوس تشہد اول
مین فخذ یمینے پر رکہی اصابع مقبوض ہون مگر مسبحہ و ابہام کہ انکو چہوڑ دے
اور مسبحہ یمنی سی نزدیک الا اللہ کہنی کے اشارہ کرے نہ نزدیک لا الہ کے اور
دست چپ کو فخذ یسری پر منشورۃ الاصابع رکھے اور پای چپ پر اس تشہد
مین بیٹھے جس طرح کہ درمیان ہر دو سجدہ کے بیٹھتا ہے اور تشہد اخیر مین
متورک ہو یعنی سرین پر نشست کری اور بعد درود شریف کی دعای معروف
کا استعمال کری اور ورک ایسر پر بیٹھے اور پای چپ کو اپنے نیچے سے
باہر نکالی اور قدم یمنی کو کہڑا رکھے پہر بعد فراغ کے کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ
دو بار ہر دو جانب اور اس طرح التفات کرے کہ رخسار اوس جانب کا نظر آوے
اور نیت باہر آنی کی نماز سے کری اور دونون طرف سلام پہیری بہ نیت ملائکہ
و مسلمین یہ ہیئت نماز منفرد کی ہی اور عماد نماز خشوع و حضور قلب ہے ہمراہ
قرارت و ذکر بالفہم کے حسن بصری کہتے ہین جس نماز مین دل حاضر نہین ہوتا
ہے وہ اسرع الی العقوبت ہوتی ہی اور حدیث مین آیا ہے کہ بندہ نماز
پڑہتا ہے اور نہین لکہی جاتی اوس کی لیی سدس اور نہ عشر بلکہ اوتنی نماز

جاتی ہے جتنی اوس نی سمجھکر پڑہی ہے

آداب امامت وقدوت کی

امام کو چاہیے کہ نماز کو ہلکا کری انس کہتی ہین ما صلیت خلف احد صلاۃ اخف ولا اتم من صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جبتک موذن اقامت سی فارغ ہوا و صفین برابر ہو جائین تب تک تکبیر نکہے اور تکبیرات کو باواز بلند کہے اور ماموم اتنی آواز رکھے کہ خود سن لی امام نیت کری امامت کی تاکہ فضل ہاتھ آئے اگر اوس نی یہ نیت نہین کی ہے تو قوم کی نماز ہو گئی بسبب نیت اقتدا کی اور اونکو فضل قدوہ کا ملگیا اور دعا استفتاح و تعوذ کو چپکی کہے مثل منفرد کے اور فاتحہ و سورت کو تمام نماز صبح اور دو رکعت اول مغرب و عشا مین جہر سے پڑہے اسی طرح منفرد اور آمین جہر سے کہے جہر یہ مین اسی طرح ماموم اور ماموم اپنی تامین امام کی تامین سے ملائے معا نہ تعقیبا اور امام بعد فاتحہ کے سانس لینی کو سکتہ کری اور ماموم فاتحہ کو جہریہ مین اس سکتہ کے اندر پڑہے تاکہ امام کی پڑہنے کو سن سکی اور ماموم جہریہ مین کوئی سورت نہ پڑہے مگر ادسی دم کہ آواز امام کی نہ سنتا ہو اور امام رکوع و سجدہ مین تین تسبیح سی زیادہ نکہے اور تشہد اول مین اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد پر زیادہ نکری اور دو رکعت اخیر مین فاتحہ پر اقتصار کری اور قوم پر تطویل نکرے اور نہ دعا تشہد اخیر مین قدر تشہد و صلوۃ پر زیادت کری

اور امام وقت تسلیم کی نیت سلام کی قوم پر کرے اور قوم اپنی تسلیم میں نیت
جواب کی کرے اور بعد فراغ کی سلام سے امام ایک ساعت ٹھیرے اور
لوگوں کی طرف متوجہ ہو اور التفات نکرے اگر پیچھے اوسکے عورتیں ہوں
تاکہ اول وہ پھیر کر چلی جائیں اور جب تک امام نہ اوٹھے کوئی شخص قوم میں سے
نہ اوٹھے اور امام کو اختیار ہے کہ چاہے داہنی طرف پھرے یا بائیں طرف اور
یمین احب ہے اور امام اپنی جان کو ساتھ دعا کی قنوت میں خاص نکرے
بلکہ یوں کہے اللہم اہدنا الخ اور قنوت جہری پڑھے اور قوم آمین کہے اور
ہاتھ نہ اوٹھاوے کہ یہ اخبار سے ثابت نہیں ہے اور ماموم بقیہ قنوت انک
تقضی ولا یقضی علیک پڑھے اور ماموم اکیلا نہ کھڑا ہو بلکہ صف میں داخل
ہو جاوے یا غیر کو اپنی طرف کھینچ لے ماموم کو چاہیے کہ افعال میں امام پر
مقدم یا مساوی نہو بلکہ یہ چاہیے کہ متاخر رہے اور رکوع کی لیے تب جھکے مگر
اوسی وقت کہ امام حد رکوع تک پہونچ جاوے اور نہ سجدے کو جھکے جب تک
کہ ماتھا امام کا زمین سے نہ لگے

آداب جمعہ کی

جمعہ مومنین کی عید ہے اور ایک یوم شریف ہے کہ اللہ نے اس امت کو اوسکے
ساتھ خاص کیا ہے اس دن میں ایک ساعت مبہم ہے کوئی بندہ مسلمان
اوس ساعت کی موافق نہیں ہوتا اور اللہ سے اپنی حاجت اوس گھڑی مانگتا

ہے لیکن امداد و حاجت اون کی اوسکو عطا کرتا ہے لہذا یہ چاہیے کہ جمعرات
سے جمعہ کی لیے طیاری کرے کپڑے نظیف ہون سہ پہر پنجشنبہ کو بہت سی
استغفار و تسبیح کرے کہ یہ ساعت فضل مین برابر ساعات یوم الجمعہ کے
ہے اور صوم جمعہ کی نیت کرے لیکن ہمراہ شنبہ یا پنجشنبہ کی اس لیے کہ تنہا
یوم جمعہ کی صوم کی نہی آئی ہے جب صبح طالع ہو تو نہائے کہ غسل جمعہ کا
واجب ہی ہر محتلم پر یعنی ثابت موکد ہے پہر سفید کپڑے پہنے کہ یہ حب ثیاب ہے
طرف اللہ کی اور جو عطر بہتر سے بہتر موجود ہو وہ ملے اور تنظیف بدن مین
مبالغہ کرے حلق و قص و تقلیم و سواک و سائر انواع نظافت و تطییب رائحہ سے
پہر سویرے سے طرف جامع مسجد کے جائے اور آہستگی و سکینہ و وقار سے چلے
حضرت نے فرمایا ہے جو کوئی ساعت اولی مین گیا اوسنے گویا ایک بدنہ قربانی
کیا اور جو دوسری ساعت مین گیا گویا اوسنے ایک گاو قربانی کی اور جو
تیسری ساعت مین گیا اوسنے گویا ایک کبش قربان کیا اور جو چوتھی ساعت
مین گیا اوسنے گویا ایک مرغ قربان کیا اور جو پانچوین ساعت مین گیا اوسنے
گویا ایک انڈا قربان کیا پہر جب امام باہر نکلتا ہے تو صحیفے لپیٹ لیے جاتے ہین
اور اقلام اوٹہا لیے جاتے ہین اور فرشتے پاس منبر کے ذکر سننے کو جمع ہوجاتے
ہین کہتے ہین کہ لوگ اپنی قرب مین وقت نظر کرنے کی طرف وجہ کریم حق تعالی
کی بقدر بکور الی الجمعہ کی ہونگے پہر جب جامع مسجد مین داخل ہو تو صف اول

طلب کری اگر لوگ فراہم ہو چکی ہون تو اون کی گردنون کو پامال کری
اور نہ اون کی سامنے سے نکلی کہ وہ نماز پڑہتے ہون بلکہ قریب کسی ستون
یا دیوار کی بیٹہہ جاےٴ تا کہ اس کی سامنے سی لوگ گذر نکرین اور بی تحیت نماز
ہوےٴ نہ بیٹہے بہتر یہی کہ چار رکعت پڑہے ہر رکعت مین پچاس بار سورۂ اخلاص
پڑہے حدیث مین آیا ہے جو کوئی ایسا کریگا وہ نمریگا میان تک کہ اپنی جگہہ
جنت مین دیکہیگا یا کوئی دوسرا اوس کے لیے دیکہیگا تحیت کا ترک کرنا نچاہیے
اگرچہ امام خطبہ پڑہتا ہو اور سنت یہی کہ ہر چار رکعت مین سورۂ انعام
وکہف وطٰہٰ ویٰس پڑہے اگر قادر نہو تو یٰس ودخان والم سجدہ وسورۂ ملک
پڑہی اور پڑہنا اس سورت کا شب جمعہ مین ترک نکری کہ اسمین فضل کثیر ہی
اور جو شخص کہ یہ کام اچہی طرح نکر سکی تو وہ سورۂ اخلاص ودرود وخاص
اس دن مین کثرت سے پڑہے جب امام باہر آئی تو نماز وکلام قطع کر کے
جواب موذن مین مشغول ہو پہر خطبہ سنی اور اوس سی نصیحت پکڑے اور وقت
خطبہ کی بالکل بات نکری حدیث مین آیا ہے جسنے کہا اپنی صاحب سی اور امام
خطبہ پڑہتا تہا کہ چپ رہ اوسنی لغو کیا اور جسنی لغو کیا اوسکا جمعہ نہین ہے
یعنی اس لیے کہ یہ کہنا کہ چپ رہ کلام ہی لہذا یہ چاہیے کہ اپنی غیر کو اشارہ سی
منع کری نہ لفظ سی پہر امام کا مقتدی بنی جس طرح پہلے بتا دیا ہے پہر جب نماز
جمعہ سی فارغ ہو اور سلام پہیری تو بات کرنی سے پہلے سات بار فاتحہ اور

سات بار اخلاص اور سات بار معوذتین پڑھے کہ یہ اوسکو اس جمعہ سی دوسرے
جمعہ تک محفوظ رکھیگا اور شیطان سی حرز مین ہوگا پہر کچہہ دعا کری پہر بعد جمعہ
کے دو یا چار یا چہہ رکعت دوگانہ پڑہے کہ یہ سب حضرتؐ سی احوال مختلفہ مین
مروی ہین پہر مسجد مین مغرب تک یا عصر تک رہی اور ساعت شریفہ کی اچہی
تاک لگائی کہ وہ ساری دن مین مبہم ہے شاید یہ اوسکو پالی اور اوس وقت
اللہ کی لیے خشوع وتضرع مین ہو اور جامع کی اندر مجالس خلق و مجالس
قصاص مین حاضر نہ ہو ؎

صدای شہرہ واعظ کہ بس بلند شدہ ست
رہین گوشش گرانی کہ داشتم دارم

بلکہ مجلس علم نافع مین حاضر ہو کہ یہ علم تجہکو اللہ تعالیٰ جل شانہ
سے خائف ترکریگا اور تیری رغبت کو دنیا مین گہٹائیگا کیونکہ جو علم انسان
کو دنیا سے چہڑا کر طرف آخرت کی نہ لاوے وہ سی جہل اعوذ تر ہے فاستعذ
باللہ من علم لا ینفع ف کثرت دعا کی وقت طلوع و وقت زوال و وقت
غروب و وقت اقامت اور نزدیک چڑہنے امام کے منبر پر اور وقت کہڑی
ہونی لوگون کی نماز کو چاہیے کہ لکہا ہی کہ ساعت شریفہ بعض ہین ان اوقات
کے ہوا تہے مین کہتا ہون کہ مظنہ اغلب و اعلیٰ ساعت اجابت کی دو وقت
ہین ایک صعود امام کی منبر پر تا سلام نماز دوم قبیل مغرب تا غروب واللہ اعلم
ف یہ بہی جہد کری کہ بقدر مقدرت اوس دن مین صدقہ دوی اگرچہ قلیل ہو کہ

اس سی نماز و روزہ و صدقہ و قرأت و ذکر و اعتکاف و رباط سب مجتمع ہوجاتا ہے اور اس دن کو منجملہ اسبوع کی خاص واسطی اپنی آخرت کے کرلی شاید بقیہ ہفتہ کا کفارہ ہوجاوی —

آداب صیام کی

بیجا ہے کہ فقط رمضان کی روزون پر اقتصار کرے اور تجارت نوافل و کسب درجات عالیہ فرادیس کو ترک کردی پہر اوس دن صائمین کی طرف نظر کرکے حسرت کری جس طرح کہ ایک چمکیتے تاری کی طرف دیکھتا ہے کیونکہ وہ اوس دن اعلی علیین مین ہونگی ف ایام فاضلہ کی فضل و شرف کی اخبار شاہد ہین اور اون دنون مین روزہ رکھنا موجب جزالت ثواب کا ہے ایک یوم عرفہ ہی واسطے غیر حاجی کی دوم یوم عاشورا ہے سوم عشر اول ذیحجہ ہی چہارم عشر اول محرم ہے پنجم رجب ہی ششم شعبان ہے ہفتم صوم اشہر حرم یعنی ذیقعدہ و ذیحجہ و محرم و رجب ہی ایک فرد کی اور تین سرد یہ صوم سال تمام کی ہین اور منجملہ فضائل کے مین رکہ مہینا سو اول و اوسط و آخر اوہی اور ایام بیض ۱۳-۱۴-۱۵ اور ہفتہ مین ایک دن دوشنبہ کا ہی دوم پنجشنبہ کا سوم جمعہ کا ہفتہ بہر کے گناہ صوم دوشنبہ و پنجشنبہ و جمعہ سی کفر ہوجاتی ہین اور مہینا بہر کے گناہ صوم یوم اول و یوم اوسط و یوم آخر یا د اور ایام بیض سے مٹ جاتی ہین اور سال بہر کے گناہ صیام

ان ایام وا شہر مذکورہ کی مکفر ہو جاتی ہین ف جب روزہ رکہی تو یہ گمان
نکری کہ روزہ عبارت ہے ترک طعام و شراب و وقاع سی فقط کیونکہ حضرت
نے فرمایا ہی کہ بہت سی روزہ دار ہین جنکو کچہہ فائدہ روزی سی نہین ہے
مگر بہوک و پیاس بلکہ تمام صیام یہ ہے کہ ساری جوارح کو مکروہات خدا سی روکے
بلکہ یہ چاہیے کہ آنکہہ کو نظر کرنی سی طرف مکارہ کی اور زبان کو گفتگوی لاعنی سے
اور کان کو محرمات کی سننے سے محفوظ رکہے سننے والا شریک گوئندہ ہوتا ہے
اور دو مغتاب مین سی ایک غیبت کرنے والا ہوتا ہے اسی طرح سارے
جوارح کو جیسے کہ بطن و فرج کو روکتا ہے روکی خبر مین آیا ہے کہ پانچ چیزین
ہین جو صائم کو مفطر کر دیتی ہین کذب و غیبت و نمیمہ و نظر بشہوت اور یمین
کاذبہ اور فرمایا ہے کہ روزہ سپر ہی تم مین جب کوئی روزہ دار ہو تو نہ رفث
کری اور نہ فسق اور نہ جہل اور اگر کوئی آدمی اوس سے مقاتلہ کرے یا
گالی دی تو کہدی کہ مین روزہ دار ہون ف پہر یہ کوشش کری کہ
روزی کو طعام حلال پر افطار کری اور کثرت سی نکہائے کہ بسبب صوم کے
اکل ہر شب پر بڑہجائی اور کچہہ فرق نہین ہے جبکہ پورا اوتنا کہایا جس کے
عادت تہی ایک بار یا دو بار ہین کیونکہ مقصود روزی سے یہ ہی کہ شہوت
ٹوٹی اور قوت ضعیف ہو تا کہ تقوی پہ قوت حاصل ہو اور جب اوتنا کہالیا جو
فوت ہوا تہا تو تدارک مافات کرلیا اب ایسی روزی مین کیا فائدہ ہی حالانکہ

معدہ تقیل ہو گیا اسکو کوئی برتن شکم سیر سے بڑھکر دشمن نہین ہے اگرچہ
حلال سے ہو پہر حرام کا کیا ذکر ہے اور جب یہ معنی صوم کے پہچان لیے تو آپ
جہان تک ہو سکے کثرت سے روزے رکھے کہ صوم اساس عبادات و
مفتاح قربات ہی حضرت نے کہا ہے قال اللہ تعالی کل حسنۃ بعشر امثالہا
الی سبعمایۃ ضعف الا الصوم فانہ لی وانا اجزی بہ اور فرمایا ہے قسم ہے
اوسکی جسکے ہاتھہ مین ہے جان میری کہ بدبو دہن صائم کی اطیب ہے نزدیک اللہ
کے بوی مشک سے اللہ فرماتا ہے انما یذر شہوتہ وطعامہ وشرابہ من اجلی
فالصوم لی وانا اجزی بہ اور فرمایا ہی جنت کا ایک دروازہ ہے جسکو ریان کہتے
ہین داخل ہونگے اوس دروازہ سے مگر روزہ رکھنے والے اسقدر شرح طاعات
کی بدایت ہدایت سے تجھکو کافی ہی اور جب حاجت زکوۃ وحج کی ہو یا مزید
شرح نماز وروزہ کی تو اوسکو کتاب احیاء العلوم سے طلب کرا تے یا کیمیاء سعادت
سے یا بذل المنفعۃ وغیرہا سے

قسم دوم قول ہی اجتناب معاصی مین

دین دو نصف ہی ایک شطر ترک مناہی دوسرا شطر طاعات سو ترک مناہی
اشد ہے کیونکہ طاعات پہر کوئی قدرت رکہتا ہی اور ترک شہوات پر قدرت
نہین ہوتی ہی مگر صدیقین کو ولہذا فرمایا ہے المہاجر من ہجر السوء والمجاہد
من جاہد ہواہ انسان اللہ کی نافرمانی جوارح سے کرتا ہی اور یہ جوارح

ایک نعمت ہین خدا کی اور پاس آدمی کی امانت ہین سو استعانت کرنا بندہ کا اللہ کی نعمت سے اللہ کی معصیت پر نہایت کفران ہی اور خیانت کرنا امانت مین جو اللہ نے ودیعت رکھی ہے نہایت طغیان ہی یہ اعضا انسان کی رعایا ہین اب نظر کری کہ انکی رعایت کس طرح پر کرتا ہے کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ یہ ساری اعضا عرصات قیامت مین زبان طلق ذلق یعنی فصیح سے گواہی دینگے اور روس خلائق پر صاحب اعضا کو رسوا و بدنام کرینگے قال تعالی یوم تشہد علیہم السنتہم وایدیہم وارجلہم بما کانوا یعملون اور فرمایا ہے الیوم نختم علی افواہہم وتکلمنا ایدیہم وتشہد ارجلہم بما کانوا یکسبون تو اب ساری بدن کی حفاظت کرنا چاہیے خصوصا سات عضو کی کیونکہ جہنم کی سات در ہین لکل باب منہم جزء مقسوم اور ان ابواب کی لیے تعین نہین ہے مگر وہی شخص جسنے اللہ کی نافرمانی ان سات عضو سی کی ہی اول آنکھ دوم کان سوم زبان چہارم شکم پنجم شرمگاہ ششم ہاتھ ہفتم پانو سو آنکھ اس لیے پیدا کی گئی ہے کہ ظلمات مین اوس سی راہ پاسے ہر اور حاجات مین اوس سی استعانت لی اور عجائب ملکوت ارض وسموات کو اوس سی دیکھی اور جو آیات اوسمین ہین اونسے عبرت پکڑی تو اب آنکھ کو تین باتون سی محفوظ رکھی کہ وہ طرف غیر محرم کے نظر کرے یا کسی صورت نمکین کو بشہوت نفس دیکھے یا کسی مسلمان کی طرف چشم حقارت سی نگاہ کری

یا کسی بندہ مسلمان کی عیب پر مطلع ہوا اور کان کو اس سی نگاہ رکھی کہ وہ کسی
بدعت یا غیبت یا فحش یا خوض فی الباطل یا لوگون کی برائیان سنی اوسکو
تو اس لیے بنایا ہے کہ اللہ کا کلام یا سنت رسول اللہ یا حکمت اولیاء اللہ سنے
اور اوس سی استفادہ علم کا کرکے طرف ملک مقیم و نعیم دائم کے متوسل ہو پہر جب
اوس سی کوئی شے مکارہ مین سے سنے تو اب وہ اوسکی لیے بجائی نفع کی ضرر
ہوگئی اور جو امر سبب فوز تہا وہ سبب ہلاک ہوگیا اور یہ غایت خسران و نہایت
نقصان ہی یہ گمان کرنا نہ چاہیے کہ گناہ مختص بقائل ہوتا ہے نہ بمستمع کیونکہ حدیث
مین آیا ہے کہ ان المستمع شریک القائل وھو احد المغتابین اور زبان اسلیے
پیدا کی گئی ہے کہ اوس سی بکثرت اللہ کا ذکر اور کتاب اللہ کی تلاوت کری
اور خلق کو بموجب اوسکی ارشاد فرمائی اور جو حاجات دینی و دنیاوی ضمیر مین
ہون اونکو بیان کری پہر جب استعمال اوسکا ایسی کام مین کیا جس کے
لیے وہ مخلوق نہین ہوئی ہے تو اللہ کی نعمت کا کفران کیا اور یہ زبان انسان
کی سب اعضا مین سی لسان اور سائر خلق پر اغلب ہے ولا یکب الناس فی النار
علی مناخرھم الا حصائد السنتھم تو اب اسپر نہایت قوت کی ساتھ غالب ہونا
چاہیے تاکہ یہ قعر جہنم مین اوندہی منہ نہ ڈالی حدیث مین آیا ہے کہ مرد ایک کلمہ
کہتا ہی کہ اپنی یارون کو اوس سی ہنسائی اور اس کلمہ کی سبب سی قعر جہنم مین ستر
برس تک گرتا چلا جاتا ہی حضرت کی وقت مین ایک شخص معرکہ مین شہید ہوا ایک

کہنی والی نی کہا تجھکو جنت مبارک ہو فرمایا تو نی کہان سی جانا شاید اوس نی کلام
لا یعنی کیا ہوا اور بخل غیر مغنی بجالایا ہو تو اب زبان کو آٹھہ چیزون سی محفوظ
رکھنا چاہیے اول کذب زبان کو جد و ہزل مین دروغ سی بچاوی اور نفس کو
عادت کذب کی نڈالی کہ ہزل مین جھوٹ بولنی سی جد مین بھی جھوٹھہ بولنی
لگتا ہی کذب ہزل داعی طرف کذب جد کی ہوتا ہی اور کذب امہات کبائر
سے ہے پھر جب آدمی جھوٹا مشہور ہو جاتا ہے تو اوسکی عدالت ساقط ہو جاتی
ہے اور اوسکی بات مانی نہین جاتی اور نگاہون مین حقیر ہو جاتا ہے تو اگر
یہ چاہی کہ اپنی نفس کا قبح کذب پہچانی تو اپنے غیر کے کذب کی طرف نگاہ کر
اور اپنی نفس کی نفرت اوس سی اور کاذب کا استحقار نزدیک اپنی اور استقباح
اوس کی دروغگوئی کا دیکھہ اسی طرح اپنے ساری عیوب نفس مین کر کیونکہ
تجھے عیوب اپنی نفس کی معلوم نہین ہین بلکہ غیر کے عیوب معلوم ہین سو جس
چیز کو تو غیر سی قبیح جانی سمجھہ لی کہ غیر بھی تجھے اوس شے کو قبیح جانتا ہی لامحالہ
تو اپنی نفس کے لیے اوس عیب پر راضی نہو دوم خلف وعدہ ہی کسی سی وعدہ
کرکی خلاف نکری بلکہ یہ چاہیے کہ لوگون سی سب کے سلے احسان کری یعنی
فعل بلا قول ہو پھر اگر طرف وعدہ کی مضطر ہو تو ہرگز خلاف اوس کی نکری مگر
عجز یا ضرورت سی کہ یہ خلف منجملہ امارات نفاق اور خبائث اخلاق کے ہی حضرت
نے فرمایا ہی ثلاث من کن فیہ فھو منافق وان صام وصلی من اذا حدث کذب

واذا وعد اخلف واذا ائتمن خان سوم حفظ زبان ہی غیبت سی غیبت تیں
زنا سی حالت اسلام مین سخت تر ہے خبر مین اسی طرح آیا ہے معنی غیبت کی
یہ ہین کہ کسی انسان کا ذکر اس طرح کرے کہ اوسکو برا لگی اگر وہ سن پاوی تو
ظالم بہی مغتاب ہوا اگرچہ سچا ہو اور غیبت قرار مرائین یعنی علماء ریاکار سے
دور رہے کہ تفہیم مقصود کی بغیر تصریح کے کرے اور کہے اصلحہ اللہ فقد
اسأنی وغمنی ما جری علیہ فنسأل اللہ ان یصلحنا وایاہ کہ اسمین دو امر
خبیث جمع ہوتی ہین ایک غیبت کہ اوسی سی تفہیم حاصل ہوا دوسرے تزکیہ نفس
اور ثنا اوسکے ساتہہ تحرج وصلاح کی ولکن اگر مقصود اس کلمہ اصلحہ اللہ سے
دعا ہے تو یہ دعا چپکے سی خلوت مین کی ہوتی اور اگر اوس کی سبب سی غم ہوتا
تو اس کی علامت یہ تہی کہ اوسکو رسوا نکرتا اور اوسکی غایت کہلم کہلا نکرتا جب
انہار غم کا اوسکی عیب پر کیا تو غیبت ظاہر کی غیبت سے زجر کرنی مین یہ قول
اللہ تعالی کا بس کرتا ہے ولا یغتب بعضکم بعضا ایحب احدکم ان یاکل لحم
اخیہ میتا فکرھتموہ اللہ نے تشبیہ مغتاب کی ساتہہ مردار خوار کے دی ہے تو آدمی
یہی لائق ہے کہ غیبت سی احتراز کری غیبت مسلمین سے اگر سوچے تو یہ امر مانع ہی
کہ انسان اپنی نفس مین نگاہ کری کہ اوسمین کوئی عیب ظاہر یا باطن کا ہے اور وہ
کوئی معصیت سر یا جہر مین کرتا ہی پہر جب پہچان لی کہ ان ایسا ہے تو جانے کہ
عجز وعذر اوس شخص کا تیسی اس عیب کی جسکی نسبت اسی طرف اوسکی کی ہی

مثل اسکی عجز و عذر کی ہی اور جس طرح یہ اپنی رسوائی اور ذکر عیوب کو بُرا
جانتا اور ناگوار رکھتا ہی اسی طرح وہ بہی مکروہ رکھتا ہے پہر اگر اسنی اوسکی
عیب کو مستور رکہا تو اللہ اسکی عیب کو مستور رکھیگا اور اگر نہ کہا بلکہ اوسکو رسوا
کر دیا تو اللہ اسپر ایسی تیز زبانین مسلط کریگا جو پردہ اسکی آبرو کا دنیا مین
پہاڑ ڈالین گی اور پہر آخرت مین جدا گانہ فضیحت کریگا روبرو خلائق پر دن
قیامت کی نسأل اللہ العافیة اور اگر اسنی طرف اپنی ظاہر و باطن کی نظر کی اور
کسی عیب پر مطلع ہوا اور کوئی نقص دین و دنیا مین نپایا تو اب جانلی کہ جہل
اوسکا ساتہہ عیوب نفس کی اقبح انواع حماقت ہی اور حمق سے اعظم تر کوئی
عیب نہین ہوتا ہی اگر اللہ تعالی اوسکی ساتہہ ارادہ خیر کا کرتا تو اوسکو اوسکی
عیوب نفس کا بصیر کر دیتا یہ رویت اوسکی اپنی نفس کو بچشم رضا ایک نہایت
درجہ کی غباوت و جہالت ہی پہر اگر وہ اپنی اس گمان مین سچا ہے تو چاہیے
کہ اللہ کا شکر بجالائی اور اس نعمت کو لوگون کی سبب سی یعنی اون کی
عیب جوئی و غیبت سی فاسد نکری اور اونکی آبرو مین متمضمض ہو کہ یہ خود
ایک اعظم عیوب ہی چہارم مراء و جدال و مناقشہ ہی لوگون سی کلام مین
اسمین مخاطب کو ایذا دینا اور اوسکی تجہیل کرنا اور اومین طاعن ہونا اور اپنی
نفس پر ثنا کرنا اور اپنا تزکیہ کرنا ساتہہ مزید فطنت و علم کے ہی پہر مشوش عیش
بہی ہی کیونکہ جس کسی سفیہ سی مماراۃ کریگا وہ سفیہ اسکو ایذا پہونچائیگا اور اگر کسی

حلیم سی یہ جھگڑا ہوگا تو وہ اس سی کینہ رکھیگا حالانکہ حضرت نی فرمایا ہی من ترک المراء وھو مبطل بنی الله له بیتا فی ربض الجنة ومن ترک المراء وھو محق بنی الله له بیتا فی اعلی الجنة اور نہ چاہیی کہ تمہین شیطان یہ فریب دے اور کہی کہ تو اظہار حق کر اور مداہن نہو کیونکہ شیطان احمق کو طرف شر کے بعوض خیر ین لاکہینچتا ہے سو قصکہ شیطان نہ تمہی کہ وہ اس سی مسخر این کیا کر ظاہر کرنا حق کا اچہا ہے لکن اوس شخص سے جو اوس کو قبول کری اور وجہ بطریق نصیحت کے خفیہ ہونہ بطریق ممارات کی نصیحت کی لیی ایک صیغہ و ہیئت ہے اور اومین حاجت طرف تلطف کی ہے ورنہ بہر فضیحت ہوا و فساد اس نصیحت کا صلاح سی اکثر ہوگا فائدہ جو شخص متفقہ عصر سی مخالطت کریگا اوس کی طبیعت پہ جدال و مراء ضرور ہی غالب ہوگا اور اوسکو خاموشی مشکل ہوگی کیونکہ علماء سو اس بات کا القا کرتی ہین کہ فضل یہی ہی اور محاجہ و مناقشہ مین قدوہ ہونا یہی ممدوح ہی سو ایسے لوگون سی اس طرح بہاگنی چاہیے کہ شیر سی بہاگتی ہین یہ مراد نزدیک اسد و خلق کی سبب مقت ہوتا ہی تحسیم تزکیہ نفس ہی اسد تعالی نی فرمایا ہی فلا تزکوا انفسکم ھو اعلم بمن اتقی بعض حکماء سی کہا تہا کہ صدق قبیح کیا ہے کہا اپنی آپ ثنا و صفت کرنا سو اسکی عادت نکری اور جان لی کہ اس سی قدر اوسکی نزدیک لوگون کے گہٹ جاتی ہی اور سبب مقت کا نزدیک اسکی ہوتا ہی اور جب یہ بات جاننی ہی

ثنا کرنا اوسکا اپنی نفس کو بھلا اوسکی قدر کو نزدیک غیر کی نہین بڑہاتا ہی تو دیکہ
اقران کی طرف دیکہی کہ جب وہ اپنے نفس پر ثنا بفضل وجاہ ومال کرتی
ہین تو کیونکر دل اسکا اوسپر انکار کرتا ہے اور طبیعت اسکی اوس ثنا کو نہین
اوٹہاتی اور کس طرح اس بات پر اونکی مذمت کرنی لگتا ہی جبکہ اوسی
جدا ہوتا ہے سو جان لی کہ وہ لوگ بہی اسکو اپنی دلون مین مذمت کرتی
ہین جبکہ اپنی نفس کا تزکیہ کرتا ہی اور جب اونسی جدا ہوتا ہی تو وہ بہی اظہار
اس امر کا اپنی زبانون سی کرنے لگتے ہین ششم لعن ہی کسی شی پر اللہ کے
مخلوق مین سی حیوان ہو یا طعام یا انسان بعینہ لعنت کرنا بچنا ہیے اور کسی
اہل قبلہ پر شرک یا کفر یا نفاق کی قطعًا گواہی نہ دی کیونکہ سرائر پر اللہ تعالیٰ ہی
مطلع ہی پہر درمیان عباد واللہ تعالیٰ کی کیون داخل ہو فائدہ قیامت کے
دن کسی سے یہ نہین کہا جائیگا کہ تو نی فلان کو کس لیی لعنت نہین کی
اور تو کیون خاموش رہا بلکہ اگر ساری عمر ابلیس کو بہی لعنت نکریگا اور اپنی
زبان کو اوس کی ذکر مین مشغول نفرمائیگا تب بہی یہ سوال نہوگا اور نہ قیامت
کی دن یہ مطالبہ کیا جائیگا ہان اگر کسی پر خلق خدا سے لعنت کریگا تو اسکا مطالبہ
ہوگا سوکسی شی کی مخلوق خدا مین سی مذمت کرنا بچنا ہیے حضرت صلعم ذم طعام
روی ہی کبہی نکرتی بلکہ اگر کسی شے کو جی چاہتا تو کہاتی ورنہ چہوڑ دیتی ہفتم
بد دعا کرنا ہی خلق پر زبان کو اس سی نگاہ رکہی کسی پر خلق خدا سی بد دعا کرے

اگرچہ اونسی اسپر ظلم کیون کیا ہو یا اوسکی امر کو حوالہ خدا کری حدیث مین آیا
کہ مظلوم بد دعا کرتا ہی ظالم پر یہان تک کہ اوسکا بدلا لیلیتا ہی پہر ظالم کو اوسپر
فضیلت ہوتی ہی وہ اوسکا مطالبہ اوس سی دن قیامت کی کرتا ہی حکایت
بعض لوگون نی حجاج پر زبان درازی کی تہی بعض سلف نی کہا اللہ تعالی
حجاج کا انتقام لیگا اوس شخص سے جسنے اپنی زبان سی حجاج کا تعرض کیا ہی
جسطرح کہ مظلوم کا انتقام حجاج سی لیگا ❊ ہشتم مزاح و تمسخر و استہزا اہی سات
لوگونکی سو زبان کو جد و ہزل مین اس سی لگا درکہی کہ ریزندہ آبرو و مسقط
مہابت اور مستجر وحشت و موذی قلوب ہی مبدء لجاج و غضب و تصارم و غرس
حقد فی القلوب ہی ہنسی ٹہٹہا دل لگی مسخراپن ہی تو ایکسی سی مزاح کرنا چاہیے
اور اگر اس سی مزاح کرین تو جواب ندی بلکہ اعراض کری حتی ہو صنائف
حدیث غیرہ اور اون لوگون مین سی ہو جاہی جنکی حق مین اللہ تعالی نی فرمایا ہے

واذا مروا باللغو مروا کراما ٥

اگر من ناجوانمردم بہ کردار تو بر من چون جوانمردان گذر کن

یہ مجامع آفات زبان ہین اسپر اعانت نہین کرتی مگر عزلت و ملازمت صمت
مگر بقدر ضرورت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی دہن مین سنگریزہ رکہتے
تاکہ بات کرنی سی روکی اور بغیر ضرورت کلام نکرین اور اپنی زبان کی طرف
اشارہ کر کے کہتی ہذا الذی اوردنی الموارد کا ہیا؟ اہل حکمت نی کہا ہے کہ

اللسان جرمہ صغیر و جرمہ کبیر سو اس زبان سی احتراز کری کہ اسباب ہلاک
دنیا و آخرت میں یہی زبان ہی رہا تکلم سو اوسکو تناول حرام و شبہ سی بچائی
اور طلب حلال پر حریص ہو پہر جب حلال ملی تو یہ حرص کری کہ شکم سیری سے
کمتر پر اقتصار کری کیونکہ شبع دل کو سخت اور ذہن کو فاسد اور حفظ کو باطل
اور اعضا کو عبادت و علم سی ثقیل کر دیتا ہے اور شہوات کو قوی کرتا ہی اور
جنود شیاطین کا ناصر ہوتا ہے اور پیٹ بہر کر حلال کہانا سبد ہی ہر شر کا پہر
حرام کا کیا ذکر ہی اور طلب کرنا حلال کا فرض ہی ہر مسلمان پر اور عبادت و علم
ہمراہ اکل حرام کی مثل بنیاد کی ہی سرگین پر جیسی کسی نی سال بہر میں ایک بار معو
کرتی پر قناعت کی اور رات دن میں دو نان خشکار پر قانع ہوا اور لذیذ کو سالن
عمدہ سالن کی چہوڑ دیا تو حلال سی بقدر کفایت لیگا اور حلال بہت ہی اور یہ
کچہہ ضرور نہیں ہی کہ انسان باطن امور کا تیقن کری بلکہ واجب اسی قدر ہی کہ
جسکا حرام ہونا معلوم ہی اوس سی محترز رہے یا جسکی نسبت گمان حرام ہونیکا
ہو کسی علامت ناجزہ مقدر بالمثال سی اوس سی بچی سو معلوم تو ظاہر ہی اور
مظنون بعلامت مال سلطان و عمال سلطان ہی اور مال اوس شخص کا ہی
جسکا کوئی کسب نہیں ہی مگر نیاحت یا بادہ فروشی یا سودخواری یا مزامیر یا
سوا اسکی اور آلات حرام یہانتک کہ جس کسی شخص کی نسبت یہ بات معلوم ہو کہ
اکثر مال اوسکا حرام ہی قطعاً تو اب جو کچہہ اوسکی ہاتہہ سی یہ لیگا اگرچہ ممکن ہی کہ

حلال ہونا در الکن وہ حرام ہی ایسا ہی کہ غالب جلی الظن یہی ہی اور منجملہ حرام کی
کی کہانا مال اوقات کا ہی بغیر شرط واقف کی سے
فقیہ مدرسی دی ست بود فتوی مراد کہ می حرام ولی بہ زال وقاف ست
اب جو کوئی مشتغل بفقہ نہین ہی اور وہ مدارس سی اخذ کرتا ہی تو یہ حرام ہے
اور جسنی کوئی معصیت کی ہی جسکی سبب سی اوسکی شہادت رد ہو ئی تو اب جو
کچہ وہ نام صوفیہ سی منجملہ وقف وغیرہ کی لیتا ہی وہ حرام ہی ذکر مداخل حرام
حلال وشبہات کا کتاب بفرمین کتاب احیاء العلوم سی کیا گیا ہی اس مسئلہ کو
وہان سی طلب کری کیونکہ معرفت حلال اور حرام کی اور طلب کرنا حلال کا ہر
مسلمان پر فرض ہی مثل نماز پنجگانہ کی انتہی منجملہ مداخل حرام کی ایک وہ مال ہے
جو بذریعہ اخبار وجواب کذائیہ مروجہ حال کی اکتساب کیا جاتا ہی اسکی حرمت
یقینی ہی یا مشتبہ رسالہ سعۃ المجال اس بارے مین قابل مطالعہ ہی یہی تمہ نگاہ
سلوک سکو ہر حرام سی بچانا چاہیے اور ایسا ہو جاوے جیسا اللہ نے فرمایا ہی والذین ہم
لفروجہم حافظون الا علی ازواجہم او ما ملکت ایمانہم فانہم غیر ملومین
اور کوئی حفظ فرج کو نہین پہونچ سکتا ہی مگر جب ہی کہ آنکہ کو نظر سی اور دل کو
فکر سی اور پیٹ کو شبہ اور سیری سی نگاہ رکہے کیونکہ یہ چیزین محرکات ومنابع
شہوت ہین اب باقی رہے دونون ہاتہ سو اون کو محفوظ رکہے اس سی کہ
کسی مسلمان کو انسی مارے یا مال حرام کو اوٹھالیوے یا کسی کو خلق خدا مین سے

انذا دی یا کسی امانت کو خیانت کری یا کوئی ودیعت لی یا ایسی چیز لکھے
جسکی ساتھہ نطق ناجائز ہی کیونکہ قلم احد اللسانین ہی سو جس سی حفظ لسان چاہیے
اوس سی قلم کو بھی محفوظ رکھی اور دونون پاؤن کی حفاظت کری اس سی کہ
وہ طرف حرام کی چلین یا دروازہ کسی بادشاہ ظالم کی جائے کیونکہ چلنا طرف
سلاطین ظلمہ کی بغیر ضرورت وارہاق کی معصیت کبیرہ ہی اسلیے کہ اسمین تواضع
کرنا ہی واسطی اونکی اور اکرام کرنا ہے اونکی ظلم پر اور اللہ نے حکم کیا ہے کہ
ظالمون سی اعراض کرو ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار اور اگر یہ جانا
اسلیے ہی کہ اونسی مال طلب کری تو یہ سعی ہی طرف حرام کی اور حضرت نے فرمایا
ہے من تواضع لغنی صالح ذھب ثلثا دینہ یہ ارشاد حق مین تونگر نیکوکار کے
ہی پھر تونگر ستمگار کا کیا ذکر ہی وعلی الجملہ انسان کی حرکات وسکنات ایک
نعمت ہی اللہ کی نعمتون مین سی تو اب کسی شی کو اونمین سی ہرگز اللہ کی معصیت
مین حرکت دینا نچاہیے بلکہ استعمال اونکا طاعات خدا مین کری اگر اسمین کوتاہی
ہوگی تو اوسکا وبال پڑیگا اور اگر اسپر کمر باندھیگا تو اوسکا ثمرہ حاصل ہوگا
اللہ تعالی اس سی اور اس کی عمل سی غنی ہے اور ہر نفس اپنی کمائی مین گرفتار ہے

گندم از گندم بروید جو ز جو   از مکافات عمل غافل مشو

ف یہ ہرگز کہنا نچاہیے کہ اللہ غفور رحیم ہی گناہگارونکی گناہ بخشتا ہے
کیونکہ یہ ایک کلمہ حق ہی جس سی باطل کا ارادہ کیا گیا ہے اور کہنے والا اسکا ملقب

بحماقت ہی یہ لعب خود حضرت نے اوسکو لیسی چنانچہ فرمایا ہی الکیس من دان
نفسہ وعمل لما بعد الموت والاحمق من اتبع نفسہ ھواھا وتمنی علی اللہ الامانی
نیز یہ قول اوس شخص کا سا ہے جو چاہتا ہے کہ علوم دین مین فقیہ ہو جاے
حالانکہ وہ مشتغل بطالت ہی اور کہتا ہی کہ اللہ کریم رحیم ہے اور قادر ہی اس
بات پر کہ میری دل پر افاضہ علوم کا کری جس طرح کہ انبیا اور اولیاء کی دلو نپر
کیا تہا بغیر جد و تکرار و تعلق کی اور یہ قول اسکا اوس شخص کا سا قول ہے جو
طالب مال ہی اور حراثت و تجارت وکسب کو چہوڑکر معطل بیٹہا ہے اور
کہتا ہی کہ اللہ کریم و رحیم ہے اور اوسکی لیے خزاین و آسمان و زمین ہین اور
وہ قادر ہے اس بات پر کہ مجہے ایک کنز پر کسو دسی مطلع کردے جس کے
سبب سی مین کسب سی بی نیاز و غنی ہو جاؤن کیونکہ یہ کام اونسی ساتہہ
بعض بندوں کے کیا ہے سو جو کوئی ان دونون شخصون کا کلام سنیگا
وہ اونکو احمق کہیگا اور سخریہ کریگا اگرچہ وہ اللہ کی وصف کرنی مین ساتہہ
اس کرم و قدرت کی سچی ہین اسی طرح اس شخص پر ارباب بصائر فی الدین
مضحکہ کرتی ہین جبکہ وہ بغیر سعی و جہد کی طلب مغفرت کرتا ہے حالانکہ اللہ تعالی
نی فرمایا ہے وان لیس للانسان الا ما سعی اور فرمایا ہے انما تجزون ما کنتم
تعملون اور فرمایا ان الابرار لفی نعیم وان الفجار لفی جحیم سو جس طرح آدمی سعی
کرنی کو طلب علم و مال مین باعتماد کرم خدا ترک نہین کرتا ہی اسی طرح یہ چاہیے

کہ تزود للاخرۃ کو بھی ترک نکری اور سست نہو کیونکہ رب دنیا و آخرت کا ایک
ہے اور وہ کریم و رحیم ہے یہان اور وہان اسکی طاعت سی کچھہ کرم اوسکا نہین
بڑہتا ہے اوسکا کرم تو یہی ہی کہ وہ اسکی لیی طریق وصول کا طرف ملک مقیم
مخلد کی بسبب صبر کی ترک شہوات پر ایام قلائل مین آسان وسہل کر دے کہ یہ
نہایت درجہ کا کرم ہی اب چاہیے کہ اپنے نفس کو تمنیات بطالین کی حلیت
کرے ملکہ مقتدی اہل عزم وہی کا انبیاء وصالحین سی بنی اور یہ طمع نرکہے
کہ جو بویا نہین ہے مین اوسکو درو کرونگا کاش جسنے نماز پڑہی ہی اور روزہ
رکہا ہی اور جہاد کیا ہی اور ڈرتا رہا ہے کہین اوس کی بخشش ہو جائی لیجا ال
ہے اوس شی کا جس سی حفاظت جوارح ظاہرہ کی کرنا چاہیے اور اعمال ان
جوارح کی صفات قلب سی مترشح ہوتی ہین سو جو کوئی یہ چاہے کہ اپنی جوارح کو
محفوظ رکہی وسپر پاک کرنا دل کا لازم ہی اور مراد اس تطہیر سے اختیار تقوی
ہے اور دل ایک مضغہ ہی کہ جب وہ درست ہو جاتا ہے تو سارا بدن درست ہو جاتا
ہے اور جب وہ بگڑجاتا ہی تو سارا جسد بگڑجاتا ہی سو صلاح قلب مین مشغول ہو تاکہ
اوسکی وجہ سی ساری جوارح صالح ہو جائین

جوارح بکار رسول کریم ۱۲ کہ ہوا عبادات صفات

قول بیان مین معاصی قلب کے

صفات مذمومہ دل مین بہت ہین اور تطہیر قلب کی اون رذائل سی طویل ہے
اور طریقہ علاج کا اوسمین غامض ہی اور اس علاج کا علم وعمل بالکل مندرس

ہو گیا ہی کیونکہ خلق اپنی انفس سی غافل اور زخارف دنیا مین مشتغل ہے
اسکا استقصار کتاب احیاء العلوم مین کیا گیا ہے ربع مہلکات و ربع منجیات مین
انتہے اور ہینے بیان اسکا کتاب لسان العرفان الناطق بما ہیاکل الانسان مین
کیا ہی اس جگہ فقط تین خبائث قلب سی تحذیر کی جاتی ہے اس لیی کہ یہی ہر
خبائث متفقہ عصر پر غالب وجیرہ دست ہین ان سی حذر کرنا چاہیے کہ یہ فی
انفسہا مہلکات ہین اور خبائث ماسوا کی لیی امہات ہین حسد و ریا و عجب
یہ چاہیی کر تطہیر قلب مین ان خبائث سی خوب کوشش کری جب انپر قدرت
ہو جائیگی تو کیفیت حذر کی بقیہ خبائث قلب سی منجملہ ربع مہلکات کی معلوم ہو جائیگی
اور اگر اس سی عاجز رہا تو اسکے غیر سی عاجز تر ہوا اور یہ گمان نکرنا چاہیے کہ تو
بسبب نیت صالحہ کی تعلم علم مین سلامت رہیگا اور تیرے دل مین کوئی
شئی حسد و ریا و عجب کی موجود ہے حضرتؐ نے فرمایا ہے ثلث مہلکات شح مطاع

وھوی متبع واعجاب المرء بنفسہ

بیان حسد کا

حسد اسی شح سی منشعب ہوتا ہی کیونکہ بخیل وہ شخص ہی کہ جو اسکی ہاتھ مین ہے
وہ غیر کو نہین دیتا اور شحیح وہ شخص ہی جو اسکی نعمت مین بخل کرتا ہے حالانکہ
وہ نعمت اللہ کی خزائن قدرت مین ہے نہ اس شخص کے خزائن مین اسنے
اپنی بندو نپر اوسکا انعام کیا ہی تو شحیح اس شخص کا بخل سے بڑھکر شریر اور

حسود وہ ہی جسپر اللہ کا انعام کرنا اپنی خزائن قدرت سی کسی اپنی بندے پر منجملہ عباد کی ناگوار و شاق گذرتا ہے خواہ وہ انعام علم کا ہو یا مال کا یا محبت کا دل مین لوگون کی یا کسی اور حظ کا منجملہ حظوظ کی یہان تک کہ وہ یہ چاہتا ہے کہ نعمت مذکور اوس سی زائل ہوجائی اگرچہ اس زوال سی کوئی سی مصلحت بہی حاسد کو حاصل نہو ؎

شادم کہ از رقیبان دامن فشان گذشتی　　گو مشت خاک ما ہم بر باد رفتہ باشد

سو یہ انتہا درجی کا خبث ہی و لہذا حضرت ؐ نی فرمایا ہی الحسد یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب حسود ایک ایسا معذب غیر مرحوم ہی کہ ہمیشہ عذاب الم مین اندر دنیا کی رہتا ہے کیونکہ دنیا کبہی خلق کثیر سی جو کہ اوس کی اقران و اماثل یا نظرا و معارف ہین خالی نہین رہتی ہے جنپر کہ اللہ نی کوئی انعام علم یا جاہ یا مال کا کیا ہی سو حسود لایزال ایک عذاب الم فی الدنیا مین صبح سی دم تک رہتا ہی و لعذاب الاخرۃ اشد و اکبر سعدی علیہ الرحمہ نی کیا خوب کہا ہے

توانم آنکہ نیازارم اندرون کسی　　حسود را چہ کنم کو ز خود برنج درست

بمیر تا برہی اے حسود کین رنجیست　　کہ از مشقت او جز بمرگ نتوان رست

بلکہ کوئی بندہ حقیقت ایمان تک نہین پہونچتا ہے جب تک کہ واسطی سائر مسلمین کے وہ امر دوست نرکہی جو کہ اپنی نفس کی لیے دوست رکہتا ہی بلکہ زیبا یہ ہے کہ سرا و ضرا مین مساوی اونکی رہے اس لیے کہ مسلمین مثل ایک بنیان کی ہین

کہ بعض بنیاد بعض کو مضبوط کرتی ہی اور مانند ایک جسد کی ہین کہ جب ایک عضو
شاکی ہوا تو سارا تن بدن دکھہ گیا اب اگر کوئی یہ حالت اپنی دل مین نہین
پاتا ہی تو اشتغال کرنا اوسکا طالب تخلص مین اس ہلاک سی اہم تر ہی نسبت
مشتغل ہونی کی ساتھہ فروع علم و نوادر خصومات وغیرہا کی

بیان ریا کا

یہ ریا شرک خفی ہی اور منجملہ دو شرک کی ایک شرک ہی یہ عبارت ہی اس سی کہ تو
خلق کی دلون مین طالب منزلت ہو تاکہ اس ذریعہ سی جاہ و حشمت تیری
ہاتھہ آئی سو یہ حب جاہ منجملہ ہوی متبع کے ہی اسی مین بی حساب لوگ ہلاک
ہوگئی ہین وما اہلک الناس الا الناس لوگ اگر سچ مچ انصاف کرین تو یہ بات
جان سکتی ہین کہ اکثر یہ علوم و عبادات جنہین کہ وہ مشغول ہین حب جاہ کی اعمال
عادات کی حامل نہین مرآت مردم ہی اور یہ مرآت محبط اعمال ہی جس طرح
حدیث مین آیا ہی کہ شہید کو دن قیامت کی حکم دوزخ مین ڈالنی کا ہوگا وہ کہیگا
ای رب مین تیری راہ مین شہید ہوا ہون اللہ تعالی فرمائیگا تو نی یہ ارادہ کیا
تہا کہ یون کہا جاوی کہ فلان شجاع یعنی بہادر ہی سو یہ کہا گیا اور یہی تیرا اجر ہی
اسی طرح عالم و حاج و قاری سی کہین گی

بیان عجب و کبر و فخر کا

یہ دار عشال نظر کرنا ہی بندہ کا طرف اپنی نفس کی بحشم عزت و استعظام اور طرف

غیر کی بانسبت تحقیر و احتقار اور نتیجہ اسکا زبان پر یہ ہی کہ یون کہی انا و انا جسطرح
کہ ابلیس لعین نی کہا تہا انا خیر منہ خلقتنی من نار و خلقتہ من طین اور ثمرہ
اس عجب کا مجالس مین ترفع و تقدم و طلب الصدر ہے محاورہ مین اور عار
کرنا اپنی کلام کی رد ہونی سی اور متکبر وہ شخص ہے کہ جب اوسکو وعظ کرو
تو ناک چڑہای اور جب خود واعظ ہو تو سخت سست سنائی سو جو کوئی شخص
اپنی نفس کو کسی خلق خدا سے بہتر دیکہتا ہے وہ متکبر ہی بلکہ یہ جاننا چاہیے کہ
بہتر وہ ہے جو نزدیک اللہ کی دار آخرت مین بہتر ٹہیرے اور یہ ایک امر غیب
ہے اور موقوف ہی خاتمہ پر پس یہ اعتقاد انسان کا اپنی حق مین کہ مین اپنی غیر
سے بہتر ہون جہل محض ہے بلکہ لائق یہ ہے کہ نظر نکری طرف کسی کی لیکن یہ
دیکہے کہ وہ مجہسے بہتر ہی اور اوسی کو مجہپر فضل ثابت ہی مثلاً اگر صغیر کو دیکہی
کہے کہ اسنے اللہ کی معصیت نہین کی ہی اور مینے اوسکی معصیت کی ہے تو بیشک
یہ مجہسے بہتر ہی اور اگر کبیر کو دیکہے تو کہے کہ اسنے مجہسے پہلی اللہ کی عبادت کی
ہے تو بیشک یہ مجہسے بہتر ہی اور اگر ہمعمر دیکہے تو کہے کہ مجہے اسکے گناہون کا
حال معلوم نہین ہی اور اپنے گناہ معلوم ہین تو یہ مجہسے بہتر ہے پہر اگر وہ شخص
عالم ہی تو یہ کہے کہ جو اسکو عطا ہوا ہے وہ مجہکو عطا نہین ہوا اور جس درجے تک
یہ پہونچا ہی وہان تک مین نہین پہونچا اور جو مجہسے مجہول ہی وہ اسکو معلوم ہے
تو مین کسطرح مثل اسکی ہو سکتا ہون اور اگر وہ شخص جاہل ہی تو یہ کہی کہ اسنے اللہ کے

نافرمانی جہل کی راہ سی یعنی نادانستہ کی ہی اور مینے عصیان اللہ کا علم کی
یعنی دیدہ و دانستہ کیا ہی تو اللہ کی حجت مجہپر ہو کہ ترسب اور مین نہین جانتا
کہ میرا خاتمہ کس حال پر ہوا اور اوسکا خاتمہ کیونکر ہوا اور اگر وہ شخص کافر ہے تو
یہ بہی مین نہین جانتا کہ شاید وہ اسلام لی آئی اور اوسکا خاتمہ عمل خیر پر ہو
اور بسبب اسلام کی اپنی گناہون سی ایسا نکلجای جسطرح کہ آٹی سی بال نکلجاتا ہی
رہا مین سو عیاذاً باللہ شاید اللہ مجہکو گمراہ کر دی اور مین کافر ہو جاؤن اور میرا
خاتمہ عمل شر پر ہو تو پہر وہ شخص کل کی دن مقربین مین ہوگا اور مین معذبین
مین ہونگا سو یہ کبر دل سی نہین نکلتا ہی مگر اسی طرح کہ یہ بات جانلی کہ کبیر وہی ہے
جو اسکی نزدیک کبیر ہی اور یہ امر موقوف ہی خاتمہ پر اور خاتمہ مشکوک فیہ ہے
سو یہ خوف خاتمہ کا ہمراہ شک کی تکبر کرنی سی عباد اللہ پر مشغول کر دیتا ہے حال کا
یقین و ایمان کچہہ مناقض تجویز تغیر فی الاستقبال کی نہین ہی کیونکہ اللہ مقلب القلوب
ہے جسکو چاہے ہدایت کری جسکو چاہے گمراہ کری اخبار ذم حسد و کبر و ریا و عجب
مین بکثرت آئی ہین لکن اس جگہہ ایک ہی حدیث جامع کفایت کرتی ہی
حدیث ابن مبارک نی باسناد خود ایک مرد سی روایت کیا ہی کہ اوسنی
معاذ سی کہا کہ مجہے وہ حدیث سناؤ جو تم نی حضرت صلعم سی سنی ہو معاذ رونی لگی
یہانتک کہ مینی گمان کیا کہ وہ چپ نہونگی پہر چپ ہوی اور کہا مینے حضرت کو سنا
فرماتی تہی ای معاذ مین تجہسی ایک حدیث بیان کرتا ہون اگر تو اوسکو یاد

کر رکھیگا تو وہ حدیث نزدیک اللہ کی تجھکو نفع دیگی اور اگر تو اوسکو ضائع کردیگا او
یاد نرکھیگا تو حجت تیری دن قیامت کی نزدیک اللہ کے منقطع ہوجائیگی یا معاذ
اللہ نے سات فرشتے پیدا کیے ہین آسمانون اور زمین کی پیدا کرنے سے پہلے پھر
ہر آسمان کیلیے اون سات آسمانون مین سے ایک فرشتہ دربان مقرر کیا ہے جب
حفظہ عمل بندے کا صبح سے تا شام لیکر اوپر چڑہتے ہین تو اوس عمل کا نور سورج کا سا
نور ہوتا ہے یہانتک کہ جب آسمان دنیا پر چڑہتے ہین تو اوس عمل کو نیکی و کثیر
بتاتے ہین تب وہ فرشتہ جو دربان آسمان کا ہے ان حفظہ سے یہ کہتا ہے کہ اس
عمل کو منہہ پر اوسکے صاحب کے مارو مین صاحب غیبت ہون مجھکو میرے رب نے حکم دیا
ہے کہ مین اوس شخص کے عمل کو جو لوگون کی غیبت کیا کرتا ہے چھوڑون کہ مجھے
تجاوز کرکے طرف میرے غیر کی جاے فرمایا پھر حفظہ کوئی عمل صالح اعمال عبد سے لیکر
اوسکا تزکیہ و تکثیر کرتے ہین یہانتک کہ دوسرے آسمان تک لے پہونچتے ہین
وہانکا فرشتہ موکل کہتا ہے ٹھیرو اور اس عمل کو مونہہ پر اوسکے صاحب کے مارو
مراد اوسکی اس عمل سے عرض دنیا تھی مجھکو حکم ہے میرے رب کا کہ نہ چھوڑون مین عمل
اوسکا کہ مجھے طرف میرے غیر کی تجاوز کرے یہ لوگون پر مجالس مین فخر کیا کرتا تھا سو
مین مالک فخر ہون فرمایا پھر حفظہ عمل بندے کا لیکر اوپر چڑہتے ہین وہ عمل نور سے
بیتہج ہوتا ہے صدقہ و نماز و روزہ اور حفظہ اوس سے تعجب کرتے ہین اور تیسرے
آسمان تک اوسکو لے پہونچتے ہین وہان کا ملک موکل کہتا ہے ٹھیرو اور اس عمل کو

اوسکی صاحب کی منہہ پر مارو مین ملک کبر ہون مجکو میری رب کا حکم ہی کہ مین
اس عمل کو اپنی سی طرف غیر کی تجاوز کرنی نہ دون یہ لوگون پر اونکی مجالس
مین تکبر کرتا تہا فرمایا حفظہ عمل بندی کا لیکر اوپر چڑہتے ہین وہ کوکب دری
کی طرح چمکتا ہے اور اوسکی لیے آواز ہوتی ہی تسبیح وصلوۃ وصیام وحج وعمرہ
سے یہان تک کہ چوتہی آسمان تک تجاوز کرجاتی ہین وہان کا فرشتہ موکل
کہتا ہی ٹہیرو اور اس عمل کو عمل والی کی مونہہ اور پیٹہہ اور پیٹ پر مارو مین
صاحب عجب ہون مجکو میری رب نے حکم دیا ہے کہ مین اوسکی عمل کو نہ چہوڑ دون
کہ مجہسے طرف میری غیر کے تجاوز کری یہ شخص جب کوئی عمل کرتا تہا تو اوسمین
عجب کو داخل کرتا فرمایا حفظہ عمل بندی کا لیکر آسمان پنجم تک تجاوز کرجاتی ہین
گویا وہ عمل ایک دولہن ہی جسکو طرف شوہر کے بنا سنوار کر بہیجا ہے وہان کا
ملک موکل ان حفظہ سی کہتا ہے کہ ٹہیرو اور اس عمل کو روکی صاحب عمل پر مارو
اور اسکو اوٹہا کر اوسکی دوش پر رکہدو مین ملک حسد ہون یہ شخص حسد کرتا تہا
اور شخص پر جو اسکی طرح علم سیکہتا یا عمل کرتا تہا اور جس کسیکو عبادت مین فضل حاصل ہوتا
تو یہ اوس پر حاسد ہوتا اور اونکی غیبت و برائی کرتا مجکو میرے رب کا حکم ہے کہ مین
اسکی عمل کو نہ چہوڑون کہ وہ مجہسے طرف میرے غیر کی بڑہے فرمایا حفظہ عمل بندی کا
لیکر اوپر چڑہتے ہین اوسکی چمک چاندکی سی ہوتی ہے نماز زکوۃ حج وعمرہ وجہاد
وصیام سی اور آسمان ششم تک تجاوز کرجاتی ہین ملک موکل کہتا ہے ٹہیرو اور

اسکو موہنہ پر صاحب عمل کی مارو یہہ کبھی کسی انسان پر رحم نکرتا تہا بندگان خدا
سی جب کسیکو کوئی بلا یا بیماری لگتی بلکہ خوش ہوتا تہا مین ملک رحمت ہون
مجہکو میری رب نے حکم دیا ہی کہ مین اسکی عمل کو نچہوڑون کہ مجہکو چہوڑکر اور کسی
پاس تک جای فرمایا حفظہ عمل بندہ کا نماز روزہ نفقہ جہاد و ورع لیکر صعود
کرتی ہین اوس عمل کی لیی ایک آواز ہوتی ہی مثل آواز نحل کی اور حجاب
ہوتی ہے مثل ضو شمس کے اوسکی ہمراہ تین ہزار فرشتے ہوتی ہین آسمان ہفتم
تک اوس عمل کو لیجاتی ہین اوس جگہہ کا فرشتہ گماشتہ کہتا ہے ٹہیرو اور اس
عمل کو اوس کی صاحب کی موہنہ پر مارو اور اوس کے جوارح پر مارو
اور اوس کے دل پر قفل لگادو مین اپنی رب سی ہر اوس عمل کو
محجوب رکہتا ہون جس سی اوسنے ارادہ میری رب کا نہین کیا ہے بلکہ مراد
اوس کی اوس عمل سی غیر اللہ ہی اوسنے یہ چاہا کہ اوس عمل کی وجہ سی نزدیک
فقہا کی رفعت اور نزدیک علما کی ذکر اور شہرون مین آوازہ حاصل کری
مجہے حکم ہے میری رب کا کہ مین اوسکی عمل کو آپ سی طرف اپنے غیر کی آگے
بڑہنے ندون اور جو عمل کہ خالص اللہ کے لیی نہین ہے وہ ریا ہی اور قبول
نہین کرتا ہے اللہ تعالی عمل ریاکار کا فرمایا حفظہ بندہ کا عمل لیکر اوپر
چڑہتی ہین نماز زکوۃ صیام حج عمرہ خلق حسن صمت و ذکر خدا اور ملائکہ
ہفتم آسمان مشایعت کرتی ہین اوس عمل کی یہان تک کہ ساری حجاب

اللہ تعالی تک قطع کر جاتی ہین اور سامنی اللہ پاک کی کہڑی ہوکر واسطی اوس
شخص کی شہادت عمل صالح مخلص لسکی دیتے ہین اللہ تعالی فرماتا ہی
تم نگہبان ہو عمل پر میرے بندے کے اور مین نگہبان ہون اوس کے
دل پر اوسنے اس عمل سے میرا ارادہ نہین کیا ہے بلکہ میرے غیر کا ارادہ
کیا ہے سو اوسپر میری لعنت ہی تب سب ملائکہ کہتے ہین کہ اوسپر تیری اور
ہماری لعنت ہے پہر ساتون آسمان مع اپنے لوگون کی اوسپر
لعنت کرتی ہین معاذ روئے اور کہا ای رسول خدا تم اللہ کے رسول ہو
اور مین معاذ ہون میری رہائی و نجات کیونکر ہوگی فرمایا میری اقتدا کر
اگرچہ تیری عمل مین نقص ہو ای معاذ نگاہ رکہہ تو زبان اپنی قوعیہ سے
حق مین اپنے اخوان کی حاملۂ قرآن سی اور اپنی گناہ خود آپ پر بار کر
لوگون پر نہ لاد اور اپنے نفس کا تزکیہ نکر اور نہ لوگون کی مذمت کر اور
اپنی نفس کو اونپر رفیع کر اور دنیا کی عمل کو آخرت کی عمل مین داخل نکر
اور اپنی مجلس مین بیٹہکر بڑائی نمارتا کہ لوگ تیری بدخلقی سے حذر کرین اور
کسی شخص کے ساتہہ سرگوشی نکر جبکہ پاس تیری دوسرا بیٹہا ہو اور لوگونپر
تعظیم نکر دنیا و آخرت کی خیرات تجہسے منقطع ہوجائی اور لوگون کو نہ پہاڑ
کہ دوزخ کے کتے تجہکو پہاڑ کہائین دن قیامت کی نار مین قال اللہ تعالی
والناشطات نشطا تو جانتا ہی کہ ناشطات کیا ہین مینے کہا باپ انت و امی

یارسول اللہ آپ فرمائین کہ وہ کیا ہین کہا آگ کی کتی ہین جو گوشت کو ہڈی
پرسی نوچ کھسوٹ کر کھائین گے مینے کہا ای پیغمبر خدا بہلا ان خصال کی
کس کو طاقت ہی اور کون اون سی نجات پاسکتا ہے فرمایا ای معاذ
یہ آسان ہی اوسپر جسپر اللہ اسکو آسان کردی خالد بن معدان کہتے ہین
مینے کسیکو نہین دیکہا کہ تلاوت قرآن عظیم کی معاذ رضی اللہ عنہ سی زیادہ
کرتا ہو بسبب اس حدیث عظیم کی انتہے اس حدیث کو غزالی رح نے منہاج العابدین
مین بہی روایت کیا ہے اس کی سند و تخریج معلوم نہین لکن مطلب صحیح
ہے اب راغب فی العلم کو ان خصال مین تامل کرنا چاہیے اور جان لینا چاہیے
کہ اعظم اسباب رسوخ مین ان خبائث کی دل مین یہی طلب علم ہے بغرض مباہات
و مناقشہ کی اور مرد عامی اکثر ان خصال سی برکران ہوتا ہے مستعد ان
خصال کا شخص متفقہ ہی اور وہ بسبب ان خبائث کی سامنے ہلاک کے
آتا ہی اب دیکہنا چاہیے کہ انسان کی امور مین کون سا امر اہم تر اس سے
ہے کہ وہ کیفیت حذر کی ان مہلکات سے سیکھے اور اصلاح قلب و عمارت
آخرت مین مشغول ہو یا یہ اہم ہی کہ ہمراہ خائضین کے خوض کری اور ایسی
علم کا طالب ہو جسکی سبب سی کبر و ریا و حسد و عجب بڑھے یہان تک کہ ہمراہ
ہالکین کی ہلاک ہو جاوی نسأل اللہ تعالی العفو والعافیۃ **ف** یہ بات معلوم
رکھنا چاہیے کہ یہ ہر سہ خصال امہات خبائث قلب ہین اور ان سب کا مغرس ایک ہے

اور وہ حب دنیا ہے ولہذا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی
حب الدنیا راس کل خطیئۃ مہذا دنیا مزرعۃ آخرت ہے جتنے اس دنیا
سے بقدر ضرورت کی لیا تا کہ آخرت پر اوس سی استعانت کری تو یہ دنیا
اوس کی لیی مزرعہ ہے اور جسنی ارادہ دنیا کا اس لیی کیا کہ دنیا مین چلین
اوڑائی تو دنیا واسطی اوس کی مہلکہ ہے یہ ایک ذرا سا بیان ہی ظاہر علم
تقوی کا اور یہ ایک بدایت ہدایت ہے پس اب پہر اگر کوئی اپنی نفس کا
تجربہ اسمین کری اور اوسکا نفس مطاوع ہو جاوے تو پہر اوسکو کتاب احیاء
علوم الدین دیکہنا ضروری ہی تا کہ کیفیت پہونچنے کی طرف باطن تقوی کے
پہچان لی جب باطن قلب تقوی سی آباد ہو جاتا ہے تو پہر جتنے حجاب
درمیان بندی اور اسکی ہین وہ اوٹہ جاتی ہین اور انوار معارف
کہل جاتی ہین اور حکمت کی چشمے دل سی پہوٹ نکلتے ہین اور ملک و ملکوت
کے اسرار روشن ہو جاتی ہین اور ایسے علوم میسر ہوتے ہین جنکی سامنے علوم
محررہ جنکا ذکر زمانہ صحابہ و تابعین مین نہ تہا حقیر ہو جاتی ہین اور جو
کوئی طالب علم کا بطور قیل و قال و مراد و جدال کی ہی تو اوسکی مصیبت
بہت بڑی ہے اور اوسکا تعب بہت دراز ہے اور اوسکا خسران و حرمان
اعظم تر ہے اب جو اوسکا جی چاہے وہ کری جس دنیا کو یہ دین کی ساتھ
طلب کرتا ہے وہ دنیا اوسکی لیے سالم نہوگی بلکہ آخرت اوس سی سلب کرلیجاییگی

اور جسنی دنیا کو دین سی طلب کیا اوسنی دونون کو برباد دیا اور جسنی دنیا
کو واسطی دین کی چہوڑ دیا وہ دونون مین رانج ہوا یہ ایک مجمل ہدایت
ہے طرف ہدایت طریق کی بابت معاملہ بندی کی ہمراہ اللہ تعالی کی باداۓ
اوامر واجتناب نواہی اب اشارہ طرف اون آداب کی کیا جاتا ہے
جنکا اخذ کرنا نفس کو دربارۂ مخالطت ہمراہ بندگان خدا اور صحبت مخلوق
کے دنیا مین چاہیے واللہ المستعان

قول بیان مین آداب صحبت ومعاشرت کی ہمراہ

خلق وخالق کے

انسان اس بات کو جان رکہی کہ وہ صاحب اوسکا جو کہ حضر وسفر وخواب
وبیداری مین اوسکو ایک دم نہین چہوڑتا اور اوس سی جدا نہین ہوتا ہے
بلکہ حیات وممات مین بہی ساتہہ اوسکی رہتا ہے وہ اوسکا رب وسید ومولی
خالق ہے جب اوسکو یاد کرتا ہے تو وہ اسکا ہمنشین ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالی
نی کہا ہی انا جلیس من ذکرنی اور جب اسکا دل اپنی تقصیر پر دربارۂ دین راہ
حزن واندوہ شکستہ ہوتا ہی تو وہ اسکا صاحب ملازم رہتا ہے کیونکہ فرمایا ہے
انا عند المنکسرۃ قلوبہم من اجلی اگر آدمی اوسکو کما حقہ پہچان لی تو اوسی کو اپنا
صاحب ورفیق ٹہیراۓ اور سب لوگونکو ایک طرف چہوڑ دی پہر اگر ساری اوقات
مین اس امر پر قدرت نہین ہی تو اس سی تو ضرور بچی کہ رات دن کو ایسی وقت

اور وہ حب دنیا ہے ولہذا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
حب الدنیا راس کل خطیئۃ معہذا دنیا مزرعۃ آخرت ہے جسنے اس دنیا
سے بقدر ضرورت لی لیا تا کہ آخرت پر اوس سے استعانت کرے تو یہ دنیا
اوس کی لیے مزرعہ ہے اور جسنے ارادہ دنیا کا اس لیے کیا کہ دنیا مین چین
اورائی تو دنیا واسطے اوس کی مہلکہ ہے یہ ایک ذرا سا بیان ہے ظاہر علم
تقوی کا اور یہ ایک بدایت ہدایت ہے پس اب پھر اگر کوئی اپنی نفس کا
تجربہ آمین کرے اور اوسکا نفس مطاوع ہو جاوے تو پھر اوسکو کتاب احیاء
علوم الدین دیکھنا ضرور ہے تا کہ کیفیت پہونچنے کی طرف باطن تقوی کے
پہچان لے جب باطن قلب تقوی سے آباد ہو جاتا ہے تو پھر جتنے حجاب
درمیان بندے اور اللہ کے ہین وہ اوٹھ جاتی ہین اور انوار معارف
کہل جاتی ہین اور حکمت کی چشمے دل سے پہوٹ نکلتے ہین اور ملک وملکوت
کے اسرار روشن ہو جاتی ہین اور ایسے علوم میسر ہوتے ہین جنکی سامنے علوم
محدثہ جنکا ذکر کتابون مین صحابہ وتابعین مین نہ تہا حقیر ہو جاتی ہین اور جو
کوئی طالب علم کا بطور قیل وقال ومراء وجدال کی ہے تو اوسکی مصیبت
بہت بڑی ہے اور اوسکا تعب بہت دراز ہے اور اوسکا خسران وحرمان
اعظم تر ہے اب جو اوسکا جی چاہے وہ کرے جس دنیا کو یہ دین کی ساتھ
طلب کرتا ہے وہ دنیا اوسکی لیے سالم نہو گی بلکہ آخرت اوس سے سلب کرلیجاے گی

اور جسنی دنیا کو دین سی طلب کیا اوسنی دونون کو برباد دیا اور جسنی دنیا
کو واسطی دین کی چھوڑ دیا وہ دونون مین راسخ ہوا یہ ایک مجمل ہدایت
ہے طرف ہدایت طریق کی بابت معاملہ بندی کی ہمراہ اللہ تعالیٰ کی بادا
اوامر واجتناب نواہی اب اشارہ طرف اون آداب کی کیا جاتا ہے
جنکا اخذ کرنا نفس کو دربارۂ مخالطت ہمراہ بندگان خدا اور صحبت مخلوق
کے دنیا مین چاہیے واللہ المستعان

قول بیان مین آداب صحبت ومعاشرت کی ہمراہ

خلق وخالق کے

انسان اس بات کو جان رکھی کہ وہ صاحب اوسکا جو کہ حضر وسفر وخواب
وبیداری مین اوسکو ایک دم نہین چھوڑتا اور اوس سی جدا نہین ہوتا ہے
بلکہ حیات وممات مین بھی ساتھہ اوسکی رہتا ہے وہ اوسکا رب وسید ومولی
خالق ہے جب اوسکو یاد کرتا ہے تو وہ اسکا ہمنشین ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ
نی کہاہی انا جلیس من ذکرنی اور جب اسکا دل اپنی تقصیر پر دربارۂ دین براہ
حزن واندوہ شکستہ ہوتا ہی تو وہ اسکا صاحب ملازم رہتا ہے کیونکہ فرمایا ہے
انا عند المنکسرۃ قلوبھم من اجلی اگر آدمی اوسکو کما حقہ پہچان لی تو اوسی کو اپنا
صاحب ورفیق ٹھیرائی اور سب لوگونکو ایک طرف چھوڑ دی پھر اگر ساری اوقات
مین اس امر پر قدرت نہین ہی تو اس سی تو ضرور بچی کہ رات دن کو ایسی وقت

سی خالی رکھی جسمین اپنی مولی سے تخلیہ کری اور اوسکی ساتھہ مناجات سی
متلذذ ہو اور جب یہ بات ٹھیری تو معلوم کرنا آداب صحبت مع اللہ تعالی کا لازم
ہی سو آداب اس صحبت کی یہ ہین ایک سرنگون ہونا دوم آنکھہ بند کرنا سوم
جمع ہم کرنا چہارم دوام صمت رکھنا پنجم سکون جوارح ششم مبادرت امر ہفتم
اجتناب نہی ہشتم قلت اعتراض بر قدر نہم دوام ذکر دہم ملازمت فکر
یازدہم اختیار کرنا حق کا باطل پر دوازدہم نا امید رہنا خلق سی سیزدہم
خاضع ہونا ہیبت کی چہاردہم انکسار ہی حیا کی پانزدہم سکون حیلہای
کسب با عتماد ضمان خدا شانزدہم توکل اللہ کے فضل پر براہ معرفت جسن
اختیار پس ان سب کا تمام رات دن مین شعار ہونا چاہیے کہ یہ آداب
صحبت ہین ساتھہ صاحب غیر مفارق کی رہی خلق سو وہ بعض اوقات
مین جدا ہو جاتی ہے اور اگر شخص عالم ہی تو آداب علم کی شرط ہین احتمال
و لزوم حلم اور جلوس ہیئت سمت و وقار پر ہمراہ اطراق راس کی اور ترک کرنا
کبر کا جمیع عباد پر مگر ظلمہ کہ انکی ساتھہ واسطی زجر کرنیکے ظلم سی روا ہے اور اختیار
کرنا تواضع کا محافل و مجالس مین اور ترک کرنا ہزل و دعابت کا اور رفق کرنا
ساتھہ متعلم کی اور تانی کرنا ساتھہ متجرف کی اور اصلاح کرنا بلید کی ساتھہ حسن ارشاد
کے اور ترک کرنا حرد کا اوسپر اور چھوڑنا عار کا قول لا ادری سے اور صرف
کرنا ہمت کا طرف سائل کی اور سمجہنا اوسکی سوال کا اور قبول کرنا حجت کا اور

مستفاد ہونا واسطی حق کی ساتھ رجوع کرنی کے مفوہ سی اور منع کرنا متعلم کا ہر
علم مضر سی اور زجر کرنا اوسکو اس امر سی کہ وہ علم نافع سی ارادہ غیر وجاہ بلند
کا کری اور روکنا متعلم کا اس بات سی کہ وہ اپنی نفس کو قبل فراغ کی فرض
عین سے فرض کفایہ مین مشغول کری اور فرض عین اوسکا یہ ہی کہ ظاہر و
باطن کی اصلاح تقوے سے کری اور پہلے اپنی نفس کو ساتھ تقوے کے
پکڑی تاکہ متعلم اولا مقتدی اوس کی اعمال کا ہوا اور ثانیا اوسکی اقوال سے
استفادہ کری اور اگر یہ شخص متعلم ہے تو ادب متعلم کا ساتھ عالم کے یہ ہی کہ
ابتدا بتحیت وسلام کری اور سامنے اوسکی بات کم کری اور جب تک استاذ
سوال نکری تب تک بات نکری اور بی استیذان کے اولا سوال نہ کر بیٹھے
اور معارضہ مین قول استاذ کی یہ نہ کہے کہ فلان نی برخلاف آپکی قول کے
کہا ہی اور خلاف رای استاذ پر اشارہ نکری اور یہ خیال نکری کہ مین استاذ
سے اعلم بالصواب ہون اور اپنی جلیس سی مجلس استاذ مین مشاورت نکری
اور ادہر اودہر ملتفت نہو بلکہ سرنگون اور ساکت اور متادب ہوکر بیٹھے گویا
کہ نماز مین ہی اور وقت ملل استاد کی کثرت سے بحث نکری اور جب وہ
کہڑا ہو تو آپ بہی کہڑا ہو جاوی اور اپنے کلام وسوال سی اوسکی پیچہے نہ لگی
اور راہ مین اوس سے کچہہ پوچہہ پاچہہ نکرے یہانتک کہ وہ اپنی منزل مین
پہونچ جاوے اور بدگمان نہو ساتھ استاذ کی ایسے افعال مین جنکا ظاہر منکر ہی

نزدیک اسکی کہ وہ اپنی اسرار کو آپ ہی خوب جانتاہی اور ایسی محل مین قول
موسی علیہ السلام کا ساتھہ خضر کے یاد کری اخرقتھا لتغرق اھلھا لقد جئت
شیئا امرا حالانکہ موسی اس انکار مین مخطی تہے اونہون نی ظاہر امر پر اعتماد کرکے
یہ انکار کیا تہا اور اگر اسکی ماں باپ ہون تو ادب ولد کا ساتھہ والدین کے
یہ ہے کہ اونکی بات سنے اور جب وہ کہڑے ہون تو آپ بہی کہڑا ہو جائے اور
اونکی حکم کی بجا آوری کرے اور اونکے آگے نچلے اور اپنی آواز اونکی آواز پہ
بلند نکری اور اونکی پکارنی کا جواب دے اور اونکی رضامندی پر حریص ہو
اور اونکے لیی اپنا بازو جہکائے اور اونپر نیکی کرنے کی منت نرکہے اور نہ
کام کرنے کا احسان جتائے اور اونکی طرف تیز نگاہ نکری اور اونکی سامنے
ترش رو نہو اور سفر نکرے مگر اونکی اجازت سی فائدہ لوگ جن مین ہر شخص
کے تین طرح سے ہوتی ہین یا تو دوستدار ہین یا معاریف جن سی فقط جان پہچان
ہے یا مجاہیل جنکا حال معلوم نہین ہے سو اگر عوام مجہولین کی ساتہہ مبتلا ہو تو
ادب مجالست عامہ کا یہ ہے کہ اونکی بات مین خوض نکری اور اونکی اراجیف
پہ کان نرکہے اور اونکی سوء الفاظ سی تغافل کری اور اون کی کثرت ملاقات
سے محترز رہے اور اوس سے زیادہ کام نرکہے اور اونکی منکرات پر تنبیہ بلطف و نصح
کری اگر امید قبول کی ہو باقی رہے اخوان اصدقا سو اونکی دو وظیفے ہین ایک
یہ کہ اول شروط صحبت و صداقت کو طلب کری اور مواخات کرے مگر اوسی شخص کے

ادب ولد با والدین

سنا ہے جو صالح اخوت وصداقت سو حدیث مین آیا ہے المرء علی دین خلیله
فلینظر احدکم من یخالل یعنی جب طالب کسی رفیق کا ہو جو تعلم مین اسکا شریک
بنے اور امر دین و دنیا مین صاحب ہو تو اوسکے بارے مین پانچ امر کی
رعایت رکہی ایک عقل کیونکہ صحبت مین احمق کی کوئی خیر وخوبی نہین ہے
انجام اسکا یہی وحشت وقطیعت ہوتی ہے اور احسن احوال احمق کا یہ ہوگا
کہ وہ تجہکو نقصان پہونچاویگا حالانکہ ارادہ اوسکا یہی کہ وہ تجہکو نفع پہونچاوے
والعدو العاقل خیر من الصدیق الاحمق یعنی دشمن دانا بہتر ہے نادان
دوستاسی دوم حسن خلق سو بدخلق کا صاحب نہ بنے بدخلق وہ شخص ہی کہ
وقت غصہ وشہوت کی اپنی نفس کا مالک نہین ہوتا ہے علقمہ عطاردی رح
نے اپنے فرزند کو وقت حضور وفات کی وصیت کی تہی وہ جامع ہے ان سب
امور کو کہا تہا اذا اردت صحبة انسان فاصحب من اذا خدمته صانک و
ان صحبته زانک واذا قعدت بک مؤنة مانک واصحب من اذا مددت
یدک للخیر مدها وان رای منک حسنة عدها وان رأی منک سیئة
سدها اصحب من اذا قلت صدق قولک وان حاولت امرا اعانک و
نصرک وان تنازعتما فی شیٔ اثرک یعنی ایسی شخص کی صحبت اختیار کر کہ جب
تو اوس کی خدمت کری تو وہ تجہکو نگاہ رکہی اور جب تو پاس اوسکے بیٹہے تو
وہ تجہکو زینت دی اور جب تجہکو کوئی مؤنت آگہیری تو وہ شریک حال ہو اور

جب تو کسی خیر کے لیے ہاتھ بڑہائے تو وہ بھی ہاتھ بڑہائی اور جب تجھے کوئی نیکی دیکھے تو اوسکو شمار کری اور جب برائی دیکھے تو اوسکو رو کدی اور جب تو بات کہے تو وہ تیری بات کی تصدیق کرے اور جب تو کوئی کام کرنا چاہے تو وہ تیری مدد کری اور جب تم دونوں کسی شے مین جھگڑو تو وہ تجھکو اختیار کری سوم صلاح یعنی کسی فاسق مصر علی المعصیۃ کا مصاحب نبنی کیونکہ جو کوئی اللہ سی ڈرتا ہی وہ کسی معصیت کبیرہ پر اصرار نہین کرتا ہے اور جسکو اللہ کا ڈر نہین ہی اوس کی غوائل و شرور سے امن نہین ہو سکتا بلکہ وہ بہ تغیر اعراض واحوال متغیر ہو جاتا ہے اللہ نی اپنی پیغمبر کو فرمایا ہے و لا تطع من اغفلنا قلبہ عن ذکرنا واتبع ھواہ صحبت فاسق سی حذر کرنا چاہیے اس لیے کہ فسق و معصیت کا مشاہدہ علی الدوام دل سی دیکھنے والی کی کراہیت معصیت کو زائل کر دیتا ہے اور گناہ کو اوس کی نظر مین ہلکا و سبک کر دکھاتا ہے اسی جگہہ سی دلون پر معصیت غیبت کی سبک ہو گئی ہے کیونکہ لوگ اوس سی مانوس ہو گئے ہین اور اگر کسی فقیہ پر بملاحظہ انگشتری زر یا جامہ ریشمی کا کرتی ہین تو اوسپر سخت منکر ہوتی ہین حالانکہ غیبت اس سی سخت تر اور بڑھکر ہے چہارم یہ کہ کسی حریص کا صاحب نبنی کیونکہ ایسی شخص کی صحبت جو دنیا پر حریص ہے زہر قاتل ہے اور طبایع مجبول ہین تشبہ واقتدا کرنی پر ساتھہ اوسکی بالطبع بل الطبع من حیث لا یدری یعنی ایک طبیعت دوسری طبیعت خصلت کو

اس طرح جو الیتی ہے کہ معلوم ہی نہین ہوتا پس مجالست حریص کی اسکی حرص کو زیادہ کریگی اور مجالست زاہدین کی زہد کو بڑھائیگی نتیجہ صدق ہی سو صاحب نبنے کسی کذاب کا کہ اوسکی فریب مین آجائیگا وہ سراب کی طرح پر ہے کہ بعید کو اس سی قریب اور قریب کو اس سے بعید کرتا ہے اور شاید تو ان خصال کو سکان مدارس و مساجد مین معدوم نکریگا تو اب دو کام کرنا چاہیے یا تو عزلت و انفراد اختیار کری کہ اسمین سلامتی ہے کہ السلامة فی الوحدة والآفات بین الاثنین یا پہر مخالطت شرکا کی بقدر او نکی خصال کی ہو اور جان لی کہ اخوت تین طرح پر ہوتی ہے ایک برادر تیری دین کا ہے اوسکی بارے مین فقط رعایت دین کی رکھے دوسرا برادر دنیا کا ہے اوسکی بارہ مین رعایت حسن خلق کی کری تیسرا برادر مؤانست ہے اوسکی باری مین رعایت سلامتی کی اوسکی شر و فتنہ و خبث سے رکھی **ف** لوگ تین طرح پر ہوتی ہین ایک ایسے جیسے غذا آبس سی استغنا نہین ہو سکتا ہے دوم جیسے دوا جسکی طرف ایک وقت حاجت ہوتی ہی اور دوسری وقت نہین ہوتی سوم جیسے دار کہ اوسکی طرف کبھی حاجت نہین ہوتی ولکن بندہ کبھی اوسمین مبتلا ہو جاتا ہی سو وہ شخص ہے کہ نہ اوسمین انس ہے اور نہ نفع ایسے شخص سکے ساتھ مدارات کرنا و اسطے خلاص کی اوس سی واجب ہی اور اوس کے مشاہدہ مین ایک بڑا فائدہ ہے اگر توفیق حاصل ہو وہ یہ ہے کہ اوسکی خبائث احوال و افعال کو جو

برے لگتی ہین دیکھکر اجتناب کری کالسعید من وعظ بغیرہ والمومن مرآۃ المومن
عیسی علیہ السلام سی کہا تہا تمکو کس نی ادب سکھایا فرمایا مجھے کسی نی ادب نہین
سکھایا مینے جاہل کا جہل دیکھکر اوس جہل سے اجتناب کیا حدیث مین آیا ہے
کہ اگر لوگ اجتناب کرین اوس شی سی جسکو اپنے غیر سے مکروہ رکہتی ہین تو اونکی
آداب کامل ہوجائین اور مودبین سی مستغنی ہون دوسرا وظیفہ حقوق صحبت
کا یہ ہے کہ جب درمیان اسکی اور اسکے شریک کی انعقاد وانتظام شرکت و
صحبت کا ہوجاسے تو وہ حقوق جن کو عقد صحبت واجب کرتا ہے اونکو لازم
پکڑی اور اسکے لیے آداب ہین جن کی ساتہ قایم کرنا چاہیے اور حدیث
مین آیا ہے کہ مثال دو برادر کی جیسے دو ہاتہ کہ ایک دوسری کو دہوتا ہے
حضرت ایک بن مین داخل ہوی اور وہان سی دو مسواکین لین ایک کج
اور دوسری سیدہی آپکی ہمراہ آپ کی لبعض اصحاب ہتی اوسکو سیدہی
مسواک دی اور اپنے لیے کج مسواک رکہی اونے کہا ای رسول خدا آپ
احق ترہین ساتہ اس مسواک مستقیم کی فرمایا کوئی صاحب نہین ہے کہ کسی کا
صاحب بنی اگرچہ ایک ساعت نہار مین لیکن وہ مسئول ہوگا صحبت سی کہ آیا
اونے حق اللہ کا دربارہ صحبت مذکور قایم رکہا یا ضایع کیا اور فرمایا ہے کہ
ہم صحبت نہوی دو شخص کبہی مگر احب اون دونون کا طرف اللہ کے وہ شخص
ہے جو ارفق و مہربان تر ہے ساتہ اپنے صاحب کے ۔

ذکر آداب صحبت کا

ادب صحبت کا ایثار مال ہی اگر یہ نہو تو مال زائد کو وقت حاجت کی بذل
کری اور حاجات مین اپنی ذات سے بر سبیل مبادرت اعانت کری بغیر
اسکے کہ وہ محتاج التماس کا ہوا اور راز کو پوشیدہ رکھے اور عیب کو چھپاوے
بہ پیر میکدہ گفتم کہ چیست راہ نجات
بخواست جام می و گفت عیب پوشیدن
اور لوگون کا اوسکو برا کہنا اوس تک نہ پہونچاوی لوگونکے ثنا کرنیکو پہونچاوے
اور اوسکی بات کو کان رکھکر سنے اور گفتگو مین ممارات نکرے یعنی اوجھی نہین
اور اوسکو اوس نام سی پکاری جو اوسکو بہت محبوب و پسند ہوا اور جو محاسن
اوسکی معلوم ہون اونپر ثنا کری اور اوسکی احسان کا شکر اوسکے منہ پر ادا کری
اور اوسکی پیچھے اگر کوئی اوسکی آبروسی تعرض کرے تو اوسکو غیبت کرنی سی
روکی جس طرح کہ اپنے نفس سی ذب کرتا ہے اور اوسکو لطف و تعریض کے
ساتھہ نصیحت کری جبکہ وہ اس امر کا محتاج ہوا اور اوسکی زلت و ہفوت کو معاف
کردی اوسپر عتاب نکری اور اپنی خلوت مین اوسکی لیے دعا کری اوسکی حیات
مین اور بعد اوسکی ممات کے اور اوسکے اہل و اقارب سی بعد اوسکی موت
کے اچھی طرح وفاداری سی پیش آئی اور اوسکی حق مین تخفیف کو اختیار کری
اپنے کسی کام کی تکلیف اوسکو نہ دی اور اوسکی مہمات مین اوس کی دل کو
راحت پہونچاوے اور اوسکی خوشی کی چیزون مین اظہار فرحت او اپنا مکارہ

مین اظہار حزن کری اور دل مین بہی اسی طرح ہو تاکہ اوسکی دوستی مین
سرا و علانیۃ صادق ٹہیری اور جب وہ آئی تو ابتدا السلام کری اور
مجلس مین اوس کی لیی توسیع کردی اور اپنی جگہہ سے ہٹ جاوی اور
وقت قیام کی اوس کی مشایعت کرے اور جب وہ بات کری تو خاموش
رہے تاکہ وہ اپنے خطاب سی فارغ ہو جاسے اور اوسکی بات مین مداخلت
نکری بالجملہ اوس کی ساتہ ویسا معاملہ کری جیسا معاملہ اپنی ساتہ دوست رکہتا
ہے کیونکہ جو کوئی اپنے بہائی کیلیی وہ بات دوست نہین رکہتا ہے جو
اپنی نفس کیلیی دوست رکہتا ہے تو یہ اخوت اوسکی نفاق ہوتی ہے اور
دنیا و آخرت مین اوسپر وبال ہو جاتی ہے یہ ادب ہی حق مین عوام دوستون کے
اور اصدقاء مواخین کے تیسری قسم معارف ہین سو اونسے حذر کرنا چاہیے
کیونکہ تو شر کو نہین دیکہتا ہی مگر اوس شخص سے جسکو تو پہچانتا ہے ؎

من از بیگانگان ہرگز ننالم — کہ با من ہر چہ کرد آن آشنا کرد

دوست تیری اہانت کریگا اور مجہول تجہسے متعرض نہوگا سارا شر و فساد اپنی شناسون
معارف سی ہوتا ہے کہ زبان سی اظہار صداقت کا کرتی ہین اور دل برخلاف
اوس کے ہے سو معارف کو قلیل کرنا چاہیے جہانتک کہ ہوسکی اور جب
کسی مدرسہ یا جامع یا مسجد یا شہر یا بازار مین اونکی ساتہ مبتلا ہو جاوی تو پہر
یہ واجب ہی کہ کسیکو اونمین سی حقیر نکر شاید وہ تجہسے بہتر ہو اور تو نجانتا ہو اور

نظر نہ اون کی بچشم تعظیم اونکی حالت دنیا مین نگاہ کر کہ تو ہلاک ہو جائے
اس لیے کہ دنیا نزدیک اللہ کے صغیر ہے اور جو کچھہ دنیا مین ہے وہ بھی
صغیر و حقیر ہے اور جب اہل دنیا تیری دل مین عظیم ہونگے تو پھر تو اللہ کے
آنکھہ سے گر جائیگا اور ایسا ہرگز نکر کہ اپنا دین اونکی دنیا کے لیے صرف کر
جو کوئی ایسا کرتا ہے وہ اونکی آنکھون مین حقیر و صغیر ہو جاتا ہے اور اونکی
پاس کی چیز سے محروم رہتا ہے اور اگر وہ تجھسے عداوت کرین تو مقابلہ اونکا
ساتھہ عداوت کی نکر کیونکہ تجھکو طاقت صبر کی اونکی مکافات پر نہوگی اور
تیرا دین مفت مین اونکی عداوت کی پیچھے جاتا رہیگا اور تیری محنت و مشقت
ساتھہ اونکی طویل ہو جائیگی اور اگر وہ تیرا اکرام کرین تو بھی تو اونکی طرف
ساکن و مطمئن نہو اور اگر تیرے منہہ پر تیری ثنا و مدح کرین اور مودت جتائین
تو بھی پرہیز کر کیونکہ اگر تو اسکی حقیقت طلب کریگا تو سو اونمین ایک رحلہ
بھی نپائیگا اور یہ طمع نکر کہ کوئی واسطے تیرے سر و علن مین یکتا ہے اور اگر
تیری غیبت مین تیرا عیب بیان کرین تو کچھہ تعجب اسکا نکر اور غصے مین نہ آ
تو اگر انصاف کریگا تو یہی حال اپنی نفس مین بھی پائیگا یہان تک کہ اپنی اصدقا
و اقارب مین بھی بلکہ اپنے استاذ و والدین مین کیونکہ تو ذکر اونکا پس پشت
اوس طرح پر کرتا ہے جو روبرو نہین کرتا تو اب اونکی مال و جاہ و معونت
سے قطع طمع کرنا چاہیے کیونکہ طامع اکثر خائب و خاسر ہوتا ہے مآل مین اور وہ

لا محالہ فی الحال ذلیل ہی اور جب کسی سی سوال حاجت کا کری اور وہ
اسکا کام کر دی تو شکر اللہ تعالی کا اور شکر اوسکا بجا لاہی اور اگر قضا کر
حاجت سی قاصر رہی تو عتاب نکری اور شاکی نہو کہ آمین عداوت ہو جایگی
بلکہ مومن کی طرح ہو کہ مومن طلب معاذیر کرتا ہی اور منافق کی طرح نہو کہ وہ
جستجوی عیوب مین ہوتا ہے اور اپنی جی مین کہہ کہ شاید اوسکو کوئی عذر
ہوگا جسپر مجھکو اطلاع نہین ہے اور جب تک کسی مین اولا تو سمجھ نکال قبل
کا نہ کرلی ست تک طعن نکرے ورنہ وہ تیری بات نہ سنیگا بلکہ تیرا خصم ہو جاویگا
اور جب وہ کسی مسئلہ مین خطا کرین اور ہر ایک سی سیکھنے مین عار کرین تو
ایسون کو تعلیم نکر کہ یہ لوگ بجای استفادہ علم کا کرکے تیری دشمن بنجاوینگے
مگر جبکہ تعلق اوسکا کسی ایسی معصیت سی ہوگا جسکو براہ جہل کرتے تھی تو آپ
صورت مین ذکر امر حق کا بلطف بغیر عنف کر اور جب تو اون سے کوئی کرامت
و خیر دیکھے تو حمد اللہ نے اونکو نزدیک اونکی محبوب کر دیا ہے اوسکا شکر ادا کر
اور جب اون سے کوئی شر دیکھے تو اللہ کو سونپ اور اونکی شر سے اللہ کی
پناہ مانگ اور اونکو عتاب نکر اور یہ نہ کہہ کہ تو نی حق میرا کیون نہین پہچانا
حالانکہ مین فلان بن فلان ہون اور علوم مین فاضل ہون کہ یہ حمقی کا
کلام ہوتا ہے اور سب سی بڑھکر احمق وہی ہے جو اپنے نفس کا تزکیہ کرتا ہے
اور اپنا آپ ثناخوان ہے **ف** اللہ تعالی لوگونکو کسی شخص پر جب بھیجے

مسابط کرتاہی کہ کوئی گناہ اوس شخص سی ہو جاتا ہے تو اب وسکو یہ
چاہیی کہ اللہ تعالی سی استغفار کرے اور جان لی کہ یہ ایک عقوبت ہے
طرف سی اللہ کی واسطی اوسکی اور درمیان لوگون کی اس طرح پر ہے کہ
اونکی حق کا سننی والا ہو اور اونکی باطل سے بہرا اطق بمجالس ہو اور
صامت مساوی سی اور مخالفت متفقہ زمان سی حذر کری خصوصا اون
لوگون سی جو کہ مشغول بخلاف وجدال ہین کیونکہ وہ جسد کی راہ سی اسکے لیے
منتظر ریب المنون کی رہتے ہین اور اپنے ظنون کو حق مین اسکے قطعی یقینی
جانتے ہین اور پیچھے اوسکی خشک زنی کرتے ہین اور اپنے عشائر مین اوسکی
زلات و عثرات کا احصار کرتی ہین یہانتک کہ کبھی اپنی غیظ و مناظرات
مین اگر موہنہ پر بھی کہبیٹھتے ہین اور کسی لغزش کا اقالہ نہین کرتے اور نہ
کوئی زلت بخشتی ہین اور نہ کوئی عیب چھپاتی ہین بلکہ ایک ایک نقیر و قطمیر کا
حساب لیتی ہین اور قلیل و کثیر پر حسار کرتے ہین اور اخوان کو نمیمہ پر برانگیختہ
کرتی ہین اور بلاغات و بہتان و افترآت پر آمادہ کرتی ہین اگر راضی ہین
تو ظاہر اونکا ملق ہے اور اگر خفا ہین تو باطن اونکا حمق ہے ظاہر ثیاب ہے
اور باطن ذیاب ہی وہ حکم ہے جو مشاہدہ فی اکثر مردم پر لگایا ہے مگر جسکو
اللہ نی اس سی محفوظ رکھا غرضکہ انکی صحبت خسران اور انکی معیشت خذلان ہے
یہ ذکر اوس شخص کا ہی جو اظہار صداقت کا کرتا ہے پہر اوسکا کیا ذکر ہے جو

کہلم کہلا دشمن ہے ؎

بیوفائی کرد یار من بمن / کاش می افتاد کار من بمن

قاضی ابن معروف نے کیا خوب کہا ہے ؎

فاحذر عدوك مرة / واحذر صديقك الف مرة

فلربما انقلب الصديق / فكان اعرف بالمضرة

اسی بارہ میں یہ بھی کہا ہے ؎

عدوك من صديقك مستفاد / فلا تستكثرن من الصحاب

فان الداء اكثر ما تراه / يكون من الطعام والشراب

بلکہ جیسا ہلال بن علا نے کہا ہے ویسا ہونا چاہیے ؎

لما عفوت ولم احقد على احد / ارحت نفسي من هم العداوات

انى احيي عدوي عند رؤيته / لادفع الشر عني بالتحيات

واظهر البشر للانسان ابغضه / كانه قد ملأ قلبي بالمسرات

ولست اسلم ممن لست اعرفه / فكيف اسلم من اهل المودات

الناس داء دواء الناس تركهم / وفي الجفاء لهم قطع الاخوات

فسالم الناس تسلم من غوائلهم / وكن حريصا على كسب المودات

وخالق الناس واصبر ما بليت بهم / اصم ابكم اعمى ذا تقيات

بعض حکما نے کہا ہے کہ دوست دشمن سے بوجہ رضا بغیر ذلت وہیبت کی

مل اور اوس کی توقیر کر بغیر لبیری کی اور خاکساری بدون مذلت کی اور اپنی
سب کاموں مین اوساط امور کو اختیار کر جس طرح کہا ہے

علیك باوساط الامور فانها | طریق الی نہج الصراط قویم
ولا تك فیها مفرطا او مفرطا | فان کلا حال الامور ذمیم

اور اپنی ہی و عطف مین نظر نکر اور نہ بہت سا التفات اور نہ حاجات پر کہڑا
ہو اور جب بیٹہ تو مستوفز ہو اور انگلیان مت چٹخا اور داڑہی و انگشتری
سی لعب نکر اور نہ دانتون مین خلال اور نہ ناک مین اونگلی اور نہ بہت سا
تہوک اور نہ ناک جہنک اور نہ موہنہ پرسی بار بار مکہی اوڑا اور نہ سامنے
لوگون کی تمطی اور تثاوب کی کثرت کر اور نہ نماز وغیرہ مین بلکہ یہ چاہیی
کہ مجلس انسان کی ہادی اور بات اوس کی منظوم مرتب ہو اور جو کوئی
اچہی بات کہے بغیر اظہار تعجب مفرط کی اوسکی بات کو کان رکہکر سنے اور
اوس سی سوال عادہ کا نکری اور مضاحک حکایات سی خاموش رہے اور
ذکر اپنی اصحاب کا اپنی فرزند و شعر و کلام و تصنیف و سائر خصائص کے
ساتہہ نکری اور نہ عورتون کی طرح بناؤ مین رہے اور نہ غلامون کی طرح
بتبذل بنی اور کثرت استعمال سرمہ و روغن سے بچی اور حاجات مین
الحاح نکری اور نہ کسی کو ظلم کرنی پر بہادر بنائی اور شجاعت دلائی اور کسیکو
اپنی اہل و اولاد کی مقدار اپنی مال کا نہ جتلائی پہر غیر کا کیا ذکر ہے کیونکہ

اگر وہ اوس مال کو تھوڑا دیکھین گی تو یہ اونکی نظرون مین خوار و حقیر ہوگا اور
اگر اوسکو زیادہ دیکھین گی تو ہرگز یہ اونکو راضی نرکہہ سکیگا اونکو الگ رکھے
بغیر عنف کی اور نرمی کری ساتہہ اونکی بغیر ضعف کی اور نہ مسخری کرے اپنے
غلام کے ساتہہ کہ اس سی اوسکا وقار ساقط ہو جاوے اور جب کسی سے
مخاصمہ کری تو وقار نہ چھوڑے اور جہال سے تحفظ کری اور جلدی نکرے بلکہ
اپنی حجت مین تفکر کرے اور بات سوچ سمجھکر کہے اور ہاتہہ سی بہت اشارہ
نکری اور نہ کثرت سے پس پشت اپنے دیکھے اور نہ ہر دو رکبہ پر یا جست نہ کرے
بلکہ جب غصہ تہم جاوے تب بات کری اور جب سلطان اسکو اپنا مقرب بنا
تو نوک سنان پر رہے اور جو فقط عافیت کا دوست ہو اوس سی آپکو دور
رکھے کہ وہ اعدی الاعدا ہے اور مال کو آبروسی زیادہ مکرم نرکہے ای
جوان اس قدر جو اس جگہہ کہا گیا ہے ہدایت ہدایت سی سو وہ تجھکو کفایت
کرتا ہی تو اپنے نفس کا تجربہ و امتحان کر ساتہہ اسکی کہ یہ تین قسم ہین ایک قسم
آداب طاعت مین ہی اور دوسری قسم ترک معاصی مین اور تیسری قسم مخالطت
خلق مین یہ قسم جامع جمیع معاملہ عبد ساتہہ خالق و خلق کی ہی فان رأیتہا مناسبۃ
لنفسک ورأیت قلبک مائلا الیہا راغبا فی العمل بہا فاعلم انک عبد
نور اللہ قلبک بالایمان وشرح بہ صدرک وتحقق ان لہذہ البدایۃ نہایۃ
ووراءہا اسرارا واغوارا وحلوما ومکاشفات وقد اودعناہا فی

کتاب احیاء علوم الدین فاشتغل بتحصیله فان رایت نفسک تستقل العمل بهذه الوظائف وتترک هذا الفن من العلم وتقول لک نفسک انی ینفعک هذا الفن فی محافل العلماء ومتی یقدمک هذا علی الاقران والنظراء وکیف یرفع منصبک فی مجالس الامراء والوزراء لیوصلک الی الصلة والارزاق وولایة الاوقاف والقضاء فاعلم ان الشیطان قد اغواک وانساک منقلبک ومثواک فاطلب لک شیطانا مثلک لیعلمک ما تظن انه ینفعک ویوصلک الی بغیتک ثم اعلم انه قط لا یصفو لک الملک فی محلتک فضلا عن قریتک وبلدک ثم یفوتک الملک المقیم والنعیم الدائم فی جوار رب العالمین اس عبارت کا ترجمہ اول رسالہ مین گذر چکا ہے میری استقرا مین یہ بات ہی کہ تصانیف امام حجۃ الاسلام محمد بن محمد غزالی رضی اللہ عنہ انفع کتب اسلام سے ہے خواہ زبان عربی مین ہو یا فارسی مین مضامین مشکلہ کا بعبارت سہلہ ادا کرنا اور معقولات کو محسوسات بنا دینا اور مکائد نفس و مصائد شیطان کو جو کہ غایت خفا مین ہین منصہ ظہور پر جلوہ افروز کرنا اور ہر مسئلہ ظاہر و باطن کی تقریر کو کمال انسجام کی ساتھ لکھنا اور مراتب اخلاص و مدارج احسان کو اونکی غایات تک پہونچا دینا اور جملہ اہل اسلام کی خیرخواہی تہ دل سی بہ تبلیغ مقاصد رسالت و مطالب نبوت کرنا انہین کا کام ہے واللہ یختص برحمته من یشاء وذلک فضل اللہ یؤتیه من یشاء

واللہ ذو الفضل العظیم انکی کتاب احیاء العلوم مشتمل ہی چہل کتب مستقل پر ہر
کتاب ویکی اپنی باب مین لاجواب اور خطیب فی المحراب ہی شیخ الاسلام ابن
تیمیہ وغیرہ نی جو انتقاد اوسپر بابت مواد فاسدہ کی کیا ہی جیسی مادہ کلامیہ
ومادہ فلسفیہ ومادہ احادیث ضعیفہ یا موضوعہ سو بحمد اللہ تعالی کتاب کیمیاء سعادت
کہ بمنزلہ خلاصہ کتاب احیاء کی ہی ان موادسی خالی ہی الا ما شاء اللہ تعالی اسی
طرح احیاء الاحیاء علاوہ اسکی تخریج محدثین واسطی انتقاد اخبار احیاء علوم الدین
کے بس کرتی ہے اس تنقید کے بعد کوئی عذر عدم عمل کے لیے علم احیاء پر
باقی نہین رہتا ہی کتاب منہاج العابدین عربی وفارسی دونون زبان مین
عجب نسخہ جامعہ مختصر ہے واسطی اصلاح قلب وقالب کی اور اس کتاب بیحد
بدایۃ الہدایۃ کی فارسی زاد الآخرت نام خود مولف علام نے لکھی ہی یہ ہر شش
کتب ورسائل اور بعض نظائر انکے واسطے طالب دار آخرت کی زبان چندان
استاذ و شیخ مین ایک مرشد کامل اور ہادی موصل ہین اگر اسکو توفیق خیر کی
رفیق حال ہو ورنہ قرآن وحدیث موجود ہی کوئی اونسے بہی نفع حاصل کریگا
ارادہ نہین کرتا ہی یہہ امام یا اسوم کی تالیف کس قطار وشمار مین ہی مجھکو احیاء
وکیمیاء ومنہاج وبدایۃ الہدایۃ کی ساتھ ایک فریفتگی خاص ہے جو بیان مین نہین
آسکتی ہے ان کتب کی قدر کوئی کسی صاحب دل طالب آخرت سی پوچھے ان
آتی بات ضرور لائق تنبیہ کے ہی کہ اس رسالہ مین اور اسی طرح دیگر کتب مشار الیہا

مین بعض ایسی احادیث کا حوالہ ہی جن کی اسناد کا حال صحیح طور مجہول ہی
معہذا اسمین ہی شک نہین ہے کہ اگر وہ اخبار نفس الامر مین مرفوع نہین ہین
یا آثار و اقوال موقوفہ ہین تو ہون لیکن مدلولات و منطوقات و مفہومات اونکی
واقع مین صحیح ہین اور اونکی صحت مضامین کی لیے احادیث صحیحہ شاہد عدل و
تابع صادق موجود ہین ممکن ہے کہ بمراجعت صحاح و سنن معاوضہ اون اخبار
کا سنن ثابتہ سی ہو جائی بلکہ ہر عابر معتبر اور عارف باخبر ایسی قدرت رکھتا ہے
ناظر غیر مناظر کو ملاحظہ کتب مذکورہ سے یہ بات بخوبی ثابت ہو گئی ہو گی کہ اکثر
علماء زمان و متفقہہ دوران اس علم احسان اور فن اخلاص و قمح ایمان سی حرمان
نصیب ہین اور وہ فنون جنمین انکا اشتغال ہی غالبا علوم آخرت سی پر کران
ہین اور ہر عالم کتب و زباندان فرس و عرب و ماہر فن ادب عالم باللہ اور عارف
باللہ اور عالم آخرت او رعامل خاص نہین ہی بلکہ علماء آخرت ہر زمان و
مکان مین حکم عنقا و کیمیا کا رکھتے تھے اگرچہ دنیا مین علم سے بھری تھی لیکن اہل اللہ
لم یزل و لایزال اقل قلیل ہی ہوئے ہین وقلیل من عبادی الشکور اور اس
زمان آخر مین تو علماء آخرت کا کسی جگہہ نشان ہی نہین چلتا کاد لم یکن شیئا
مذکورا مگر جو لوگ کہ ہماری انظار سی مستور اور اللہ کے نزدیک معلوم ہون
ہم اپنی رب تعالی شانہ کی اس بات کا سوال تہ دل سی کرتی ہین کہ ہمکو زمرہ اہل
آخرت مین چلاوی ماری اور ہمکو صفات علماء سوء دنیادار اور طالبان درہم و دینار

بجای رکہی گو ہمین کوئی جاہل و نادان محض کیون نہ سمجھی یا نالائق زبان حالی کیونکہ

معاملہ قلب و قالب کا ساتہ خالق کی ہے نہ خلق کی سے

زمین شدیم چہ شد آسمان شدیم چہ شد | بچشم خلق سبک یا گران شدیم چہ شد

بہیچ رنگ درین گلستان قراری نیست | تو گر بہار شدی ما خزان شدیم چہ شد

بڑی نعمت جو لائق رشک و تمنا کی ہے یہ ہے کہ انسان دنیا مین ایمان پر رہے

اور کلمہ احسان پہ مرے اور آخرت مین نیران سے بچکر داخل جنان ہو فمن

زحزح عن النار وادخل الجنۃ فقد فاز وما الحیوۃ الدنیا الا متاع الغرور اور کسی

ابلیس و شیطان کے دام مکر و فریب مین آکر اسلام کو برباد کرے اور قدر و

قیمت علم نافع و عمل صالح کی پہچان کر ہواے نفس سے بچے اور سمجھ لی کہ ملاک

امر دارین یہی تقوی و طہارت ہے بس بس تلك الدار الآخرۃ نجعلہا للذین

لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبۃ للمتقین والسلام علیکم و

رحمۃ اللہ وبرکاتہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم والحمد للہ اولا و آخرا